صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز ہفتہ مورخہ 27 جون 2020ء بمطابق 5 ذی القعد 1441 ہجری بعد از دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحۡمٰنُ ۙO عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕO خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙO عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ O اَلشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ O وَّ النَّجۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِیۡزَانَ ۙ O اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ O وَاَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ O وَالۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ۙ O فِیۡهَا فَاکِهَةٌ ۙ وَّ النَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ O وَالۡحَبُّ ذُو الۡعَصۡفِ وَالرَّیۡحَانُ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔اِس قرآن کی تعلیم دی ہے۔اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔اور اسے بولنا سکھایا۔سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا۔اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔طرح طرح کے غلے ہیں جن میں بھوسا بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی۔وآخِرُ الدَّعۡوَانَا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ Leave Applications: نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے، For two days، جناب طفیل انجم صاحب، ایم پی اے، For today، جناب محمد ریاض صاحب، ایم پی اے، For today، سید اقبال میاں صاحب، ایم پی اے، For today، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے، For today، جناب بابر سلیم خان سواتی صاحب، ایم پی اے، For two days، سردار محمد یوسف صاحب، ایم پی اے، For today، جناب محمد نعیم خان صاحب، ایم پی اے، For today، جناب لیاقت علی خان صاحب، ایم پی اے، For today، جناب نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے، For today، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ، For today، جناب سراج الدین صاحب، ایم پی اے، For today، جناب عنایت اللہ خان صاحب، ایم پی اے، For today، جناب فیصل زیب خان صاحب، ایم پی اے، For two days، جناب شکیل بشیر صاحب، ایم پی اے، For two days۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد پھر آپ کر لیں۔ جی تاج صاحب، تاج خان صاحب۔

جناب تاج محمد (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے جیلخانہ جات): سر، بابر سلیم خان صاحب کی والدہ فوت ہو گئی ہیں تو میری گزارش ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب، دعا فرمائیں بابر سلیم صاحب کی والدہ کے لئے۔ مفتی صاحب نہیں ہیں تو، اچھا مفتی صاحب ہیں۔

(اس مرحلہ پر مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب کا مائیک On کریں۔

نکتہ اعتراض

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ۔ پہلے تو میں آپ کو آپ کی صحت اور تندرستی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے گھر کے تمام افراد کو صحت دے دی۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ جتنے بھی لوگ اس مرض

میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔ سر، یہ پرسوں بھی میں نے ایک نکتہ اٹھایا تھا، ایک آئینی نکتہ ہے اور اس کا مجھے پھر جواب نہ مل سکا بلکہ سلطان محمد صاحب نے کہا کہ اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں، پھر بعد میں اس کو ڈسکس کریں گے اور یہ بہت Important matter ہے۔ اگر آپ آرٹیکل 121 ملاحظہ فرمائیں سر، تو اس میں یہ ہے، It is related to the charged upon, "Expenditure charged upon Provincially Consolidated Fund" ہے جس میں سر، چار Categories ہیں، Categories تو زیادہ ہیں لیکن جو Main categories ہیں وہ چار ہیں۔ ایک ان میں جو لکھا گیا ہے، "the remuneration payable to the Governor and other expenditure relating to his office, and the remuneration payable to-" اب اس میں جو میں پہلے کے بارے میں عرض کر رہا ہوں، اس میں یہ جو (a) Clause part ہے "the remuneration payable to the Governor and other expenditure relating to his office," گورنر کی جتنی مراعات ہیں، ان کی تنخواہ ہے، ان کے آفس کا خرچہ ہے تو یہ Expenditure charged upon ہے۔ جی اب یہاں پر یہ شیڈول ہے، یہ آرٹیکل 123 کے تحت ہوتا ہے، اب اس شیڈول میں گورنر صاحب کے بارے میں، ان کی Entity کے بارے، کیونکہ جس طرح ہماری پراونشل اسمبلی ہے، Separated Entity ہے، Independent Entity ہے، ہمارا مطلب ہے Administration of Justice ہے، ہائی کورٹ اور اب ججز صاحبان کہ وہ مطلب ہے Entity ہے، آپ کی علیحدہ ہے، اس طرح گورنر صاحب کی بھی ایک Entity ہے، یہاں پر یہ جو فنانس ڈیپارٹمنٹ لکھا ہے، جنرل ایڈمنسٹریشن، اب جنرل ایڈمنسٹریشن مطلب میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جنرل ایڈمنسٹریشن کی اس میں Provision نہیں ہے اور اگر آپ آرٹیکل 123 کی سب کلاز (3) پڑھ لیں، ملاحظہ فرمائیں سر، تو اس میں بہت واضح ہے:

"(3) Subject to Constitution, no expenditure from the Provincial Consolidated Fund shall be deemed to be duly authorized unless it is specified in the schedule so authenticated and such schedule is laid before------".

اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ جب تک Specifically اس میں Mention نہ ہو تو اس کا مطلب ہے یہ Consider نہیں کریں گے۔ اب میرا یہ اعتراض ہے اور آئینی نکتہ ہے، شاید I am wrong، چونکہ میں ایک Lawyer ہوں اور Lawyer جو ہے ہمیشہ He is a student of law، تو میں یہ

جاننا چاہتا ہوں کہ اس میں ایڈمنسٹریشن کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اگر جنرل ایڈمنسٹریشن کی بات ہے، پراونشل اسمبلی لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ پھر اگر یہ ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کی ضرورت نہیں ہے یہاں پر Specifically جس طرح آرٹیکل 123 کے سب کلاز (3) میں یہ Specified، اس میں یہ Fixed کیا گیا ہو گورنر، تو یہ کافی عرصے سے اس طرح آ رہا ہے تو اس پر اگر مجھے وہ کر لیں کہ یہ فنانس والوں نے کیا۔ دوسرا سر، اس میں اسی شیڈول میں اگر آپ ملاحظہ فرمائیں کیونکہ یہ کل یہ پیش کریں گے اور اس پر پھر Arguments نہیں ہوتیں، اس پر ڈسکشن نہیں ہوتی ہے، تو اس لئے میں آپ کے نالج میں لانا چاہتا ہوں۔ اب سر، اس میں یہ دیکھیں، اب میں اس میں پندرہ سیریل نمبر، پندرہ پر دیکھیں "ROADS HIGHWAYS & BRIDGES (REPAIR) AND BUILDINGS & STRUCTURES (REPAIR)"، تو اس میں بھی اس خانے میں یعنی جو Charged کرتے ہیں Open Consolidated Fund، اس میں لکھا ہے، ابھی آئین میں تو نہیں، آئین میں چار Entities ہیں، گورنر ہے، اسمبلی ہے، ایڈمنسٹریشن آف جسٹس ہے اور ہمارے جتنے قرضہ جات ہیں، اس کے بارے میں اب یہاں پر یہ بھی انہوں نے لکھا ہے، اب پنشن کے بارے میں لکھا ہے۔ پنشن وہاں پر سر، اس طرح آپ ملاحظہ فرمائیں، یہ چار پانچ چیزیں ہیں تو اس پر منسٹر صاحب کو چاہیئے، ہمیں وضاحت کریں ہاؤس کو کہ آیا یہ ٹھیک ہے یا غلط ہے؟ آیا یہ آئین کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ سر، دوسرا جو میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے اور ان دونوں پر اگر میں مطمئن نہ ہوں تو پھر اس پر آپ مجھے رولنگ دیں اس ہاؤس کو۔ سر، دوسرا یہ ہے کہ اگر آپ Rule 148 پڑھ لیں، یہ جی Rules ہیں، ہماری اسمبلی کے Rules ہیں۔ Voting on demands for grants چار میں Sub-rule (4) پڑھ لیں تو:

"On the last of the days allotted under rule 141 for the stage referred to in clause (c) of rule 140 at the time when the meeting is to terminate the Speaker shall---" Sir, I would like to draw your attention because it is very important point just to interpret, "the Speaker shall forthwith put every question necessary to dispose of all the out-standing matters in connection with the demands for grants."

میں یہ عرض کر رہا ہوں جہاں تک مطلب ہے جس طرح میں نے پہلے کہا کہ Being a student of law میں یہ کہتا ہوں کٹ موشنز پر جب مجھے ایک Right دیا گیا، لاء نے، قانون نے مجھے دے دیا، اس کتاب نے مجھے دے دیا کہ ایک ممبر کٹ موشن لا سکتا ہے اور Constitution میں یہ ہے کہ

ہاؤس کا اختیار ہے کہ ہاؤس اس کو کم بھی کر سکتا ہے، اس کو ختم بھی کر سکتا ہے، جو بھی ہو، اور پھر ممبر کو اس کتاب نے اختیار دیا آپ کٹ موشن لا سکتے ہے کتاب میں ہے۔ سر، میں نے کٹ موشن لائی ہے، آپ نے ایڈمٹ کر لی، وہ ایڈمشن کے لئے آپ کی کنڈیشنز ہوتی ہیں، جب میری کٹ موشن آپ نے ایڈمٹ کر لی، Once admitted by your honour، آپ نے کی، تو کیا پھر آپ کے پاس یا اس کرسی کے پاس یہ اختیار ہے کہ اس کٹ موشن کو بلڈوز کیا جا سکتا ہے؟ یہ ایک کوسچن ہے کیونکہ جب مجھے ایک Right دیا گیا کہ آپ Cut motion raise کر سکتے ہیں، کٹ موشن پر آپ Arguments کر سکتے ہیں، پھر کرسی مطلب یہ کہہ رہی ہے کہ نہیں بس ٹائم کی کمی کی وجہ سے یا مطلب ہے آگے جا نہیں سکتے، ہم تھوڑا ڈسکس کرنا چاہتے ہیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جواب دیتے ہیں Honourable Law Minister, to respond please۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر، میں آنریبل ممبر ہمارے خوشدل خان صاحب ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے اس جذبے کو بھی میرے خیال میں سراہنا چاہیئے۔ وہ اگر کہہ رہے ہیں کہ He is a student of law اور اگر وہ سمجھنا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں میں شارٹ جواب دوں کیونکہ ہاؤس کا ٹائم بھی قیمتی ہے، ہم نے ایجنڈا کی طرف بھی آپ نے سر بڑھنا ہے بلکہ آپ کو پہلے میں بڑی آج خوشی میرے خیال میں پورا ہاؤس آج بڑی خوشی ہم محسوس کر رہے ہے کہ اپنے سپیکر صاحب کو اپنی کرسی پہ ہم دیکھ رہے ہیں، وہ ہاؤس کو Preside کر رہے ہیں، (تالیاں) میرے خیال میں اللہ تعالیٰ اور بھی جتنے مریض ہیں، اس وباء سے جو متاثر ہوئے، اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحت دے اور جو فوت ہو گئے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ سر، میں بڑا شارٹ، دو باتیں انہوں نے یہاں پر Point out کی ہیں، ایک انہوں نے آئینی جو آرٹیکلز ہیں، ان کا حوالہ دیا ہے، سر، میں ان کے کوسچن کو Simplify کر دیتا ہوں، ان کا Basic مقصد یہ ہے کہ جو ایڈمنسٹریشن کے ہیڈ کے نیچے گورنر کا ذکر نہیں کیا گیا ہے تو وہ کہہ رہے ہیں کہ جو آرٹیکلز ہیں 121 اور 123 of the Constitution تو اگر وہ ذکر نہیں ہو گا تو یہاں پر آپ ان کو اجازت نہیں دے رہے ہیں، تو ان کا خیال یہ ہے کہ یہ Illegal کام یہاں پر ہو رہا ہے۔ سر، میں وضاحت کر دیتا ہوں، میں ذرا معذرت کے ساتھ بھی، کیونکہ میری ان کے ساتھ کمٹمنٹ تھی کہ میں ان کو ڈیٹیلز بتا دوں گا لیکن چونکہ یہاں پہ کام بہت زیادہ تھا اسمبلی کے اندر تو وہ میں نہیں کر پایا۔ سر، جو شیڈول ہوتا ہے جس کی وہ بات کر رہے ہیں، اس میں کبھی بھی کسی بھی ہیڈ کے نیچے

ڈیٹیل ایک ہیڈ میں بھی نہیں دی گئی ہے، اس کا طریقہ یہی چلا آ رہا ہے کہ اس کو ایک نام اس شیڈول میں دے دیا جاتا ہے، جس طرح ایڈمنسٹریشن کی ایک Heading ہے وہاں پہ پھر بجٹ بکس کے نیچے، اس میں پھر Reflect ہوتا ہے اس کی ڈیٹیل جو ایڈمنسٹریشن کے نیچے جو جو ہیڈز ہیں، تو سر، میں خوشدل خان صاحب کی توجہ، آپ کی وساطت سے ہاؤس کی توجہ جو ہمارا بجٹ بک ہے پیج نمبر 31 ہے، وہ اور پیج نمبر 31 کے نیچے ریفرنس نمبر ہے "NC24002 (002)"، یہ ریفرنس نمبر ہے، جنرل ایڈمنسٹریشن کا ہیڈ ہے، یہاں پہ جو شیڈول میں Reflect ہوا ہے جو سارے ہاؤس کے سامنے لے کر دیا گیا ہے، آئین کے مطابق اس میں سر، سکیم نمبر ہے، "Scheme No. PR4009"، سکیم کا نام ہے "Military Secretary to Governor and his Staff"، یہ Charged expenditure ہے، اس میں لکھا ہوا ہے، اس میں اس کے پیسے دیئے گئے ہیں، پھر دوسری سکیم ہے "PR4010 Salary/House Hold Staff/State conveyance Motor Cars of the Governor Khyber Pakhtukhwa"، یہ بھی Charged expenditure ہے، اس کی رقم پوری دی گئی ہے، پھر ہے "PR4011 Secretariat Staff of the Governor Khyber Pakhtunkhwa (Charged)"، اس کی بھی Sum دی گئی ہے۔ آگے پھر ہے "PR4981 Lump Sum Allocation"، یہ بھی Charged ہے اور پھر اس کی پوری ڈیٹیل بھی دی گئی ہے۔ تو سر، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جنرل ایڈمنسٹریشن میں، جو شیڈول میں جو جنرل ایڈمنسٹریشن کا ایک خانہ ہے تو اس کی پھر ڈیٹیل جو ہے اور ہر ایک میں اس طرح ہوتا ہے ڈیٹیل پھر بجٹ بک میں دے دی جاتی ہے، تو سر، یہ ایشو میرے خیال میں Conclude ہو گیا ہے۔ دوسرا سر، میں پہلے جواب کمپلیٹ کر دوں پھر، دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ اگر کٹ موشن ایک ممبر Submit کر دیتا ہے اور وہ Allowed بھی ہو جاتا ہے جو Permissibility اس کی ہوتی ہے، وہ بھی Allow ہو جاتی ہے تو ان کا سوال یہ تھا کہ پھر کس طرح سپیکر صاحب آخری دن میں یہ ساری کٹ موشنز ڈراپ کروا دیتے ہیں اور پھر ان کے اوپر کوئی بات نہیں ہوتی ہے؟ اس کے لئے سر، میں ہاؤس کی توجہ Rule 148 جو ہمارے Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 ہیں، Rule 148 sub-rule (4) کی طرف میں دلانا چاہوں گا، اس میں سر، Clearly ہے:

"On the last of the days allotted under rule 141 for the stage referred to in clause (c) of rule 140 at the time when the meeting is

to terminate the Speaker shall forthwith put every question necessary to dispose of all the out-standing matters in connection with the demands for grants."

تو سر، یہ ایک Rule ہے، ویسے تو ہر Demand for grant آنا چاہیئے پھر ہر کٹ موشن کے اوپر ممبر کو بات کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے اور پھر ہر کٹ موشن کے اوپر ووٹنگ، یہ ابھی ہم نے پاس کیا ہے، جو Main budget تھا اس میں بھی ہر Demand for grant رکھا گیا ہے ہاؤس کے سامنے، اس طرح نہیں ہوا ہے کہ سارے Demand for grants جو ہیں وہ ایک ہی Go میں پاس کروا دیئے گئے ہیں، ہر Demand for grant ہاؤس کے سامنے رکھا گیا ہے، اس کے اوپر ہاؤس نے باقاعدہ ووٹنگ کی ہے یہاں پر اور پاس ہوئے ہیں، تو سر، میرے خیال میں دونوں جو کام ہیں اس میں کوئی بھی Constitutional، کوئی بھی قانون، کوئی بھی Rules کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے اور میں یاد دلانا چاہوں گا خوشدل خان صاحب کو یہ بھی کہ وہ بھی اس ہاؤس کے ڈپٹی سپیکر رہ چکے ہیں اور یہی Tradition جو آج ہم یہاں پر کر رہے ہیں، اس وقت بھی یہی Tradition اور یہی رولز اور یہی آئین تھا، (تالیاں) اور یہ Follow ہوتے رہے ہیں، تو میں مانتا ہوں کہ وہ Student of law ہیں، میں اور وہ بیٹھیں گے، ان شاء اللہ سٹڈی بھی کریں گے، قانون بھی پڑھیں گے، آئین بھی پڑھیں گے لیکن ہاؤس کا ٹائم سر اور ضائع نہ ہونے دیں، آپ رولنگ دیں اور آگے سر ایجنڈے کی طرف بڑھیں۔

Mr. Speaker: Thank you, Law Minister Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، میں کہتا ہوں آگے بڑھیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، کیونکہ میں، آپ رولنگ دیں گے کہ یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں، میں غلط کہہ رہا ہوں یا جو بھی چیئر کہتی ہے، آپ رولنگ دیں گے May be یہ رولنگ ہم آگے لے جائیں، میں یہی کہتا ہوں۔ سر، اس میں میں ایک جواب ان کو دیتا ہوں، میرے معزز محترم بھائی نے Misinterpret کیا ہے، جنرل ایڈمنسٹریشن کا اگر یہ مطلب لیتے ہیں تو پھر مجھے پراونشل اسمبلی کا نام بھی نہیں لکھنا چاہیئے، پھر Administration of justice کا نام نہیں لکھنا چاہیئے، پھر یہ سارے جنرل ایڈمنسٹریشن میں آجاتے ہیں Administration is a separate department, that is subordinate of the executive، وہ چیف منسٹر کے تحت آتی ہے، Administration and General Administration, and the Governor is a separate entity, that

is the Constitutional entity جس طرح ہماری اسمبلی ہے سپیکر صاحب، یہ علیحدہ Entity ہے، اس طرح Administration of Justice وہ Separate ہے، ان کو یہ انہوں نے Mix-up کیا ہے۔ (قطع کلامیاں) انعام خان! ته پریږده چې زه یو شو خبرې او کړم، تا ته بیا دغه کوم، زه صاحب سره لږ مطلب دا دے، سر، میری یہ عرض ہے With due respect, humble submission میری یہ ہے کہ General Administration is quite different, that is a separate department which comes under the subordination of the Chief Executive, of the Chief Minister, and the Governor is a separate entity، وہ ایک جدا Entity ہے، Constitutional body ہے، اس لئے اس کا یہی وجہ ہے کہ یہاں جو Constitution ہے ہمارے پاکستان کا، جو Supreme Law of Pakistan ہے، اس میں یہ لکھا گیا ہے۔ اگر یہ Writer جس نے بنایا ہے اس آئین کو، تو پھر چاہیئے تھا کہ وہ ان سب کی بجائے صرف ایڈمنسٹریشن لکھ دیتا، جنرل ایڈمنسٹریشن میں ہماری پراونشل اسمبلی بھی آتی تھی، ہمارا ایڈمنسٹریشن آف جسٹس محکمہ بھی آ گیا لیکن اس میں Specification اور یہی وجہ ہے سر، کہ Article 123 sub-clause (3) میں یہی کہہ رہے ہیں کہ اس کو Specified کریں گے، Separate، ایک۔ دوسری میری یہ عرض ہے، جس طرح اس نے فرمایا کہ یہ جو۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please windup.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: Rule 148 sub-rule (4) کا حوالہ دیا، اس میں سر، آپ دیکھیں کہ اس میں Matter لکھا ہے۔ اب سر، Matter کو Define کر دیں تو وہ کوئی اور چیز ہوتی ہے، کٹ موشن اور چیز ہے، تو سر، میں آپ سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ آپ ان پر کوئی اچھی سی ایک رولنگ دے دیں اور وہ رولنگ آپ کا وہ آرڈر ہوتا ہے جس طرح عدالتوں میں ہوتا ہے تو Then we will appreciate one way or the other، یہ Arguments یہ آئینی باتیں ہوتی ہیں، آپ آئین کو سمجھنے کی کوشش کریں، آپ قانون۔۔۔۔

Mr. Speaker: Khushdil Khan Sahib, thank you very much.

(Pandemonium)

جناب سپیکر: اس پر دیکھیں جو چیز ڈیبیٹ کی جا رہی ہے This matter has already disposed of، یہ Matter already dispose of ہو چکا ہے اور I accept the جو لاء منسٹر

صاحب نے کہا، وہ جو قانون کے حوالے دیئے، So, this matter has already disposed of اور اس پر ہم مزید بات نہیں کرتے۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2019-20 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Demand No.1: Honourable Minister for Finance, to please move his Demand No. 1.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): سر، ڈیمانڈ نمبر 1: سر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 60 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 60/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2020, in respect of Finance, Treasuries and Local Fund Audit.

Cut Motions: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 1. Mr. Ahmad Kundi Sahib.

جناب احمد کنڈی: جی سر، میں کٹ موشن پیش کرتا ہوں جی بیس روپے کی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Ms. Samar Haroon Bilour, MPA، آئی ہوئی ہیں؟ نہیں ہیں۔ جناب بہادر خان، Mr. Bahadar Khan Sahib, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 1.

جناب بہادر خان: دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Khushdil Khan Advocate, MPA, please move his cut motion on Demand No. 1.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mian Nisar Gul, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 1.

میاں نثار گل: دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Inyatullah Sahib,

Mr. Sardar Hussain Babak Sahib, MPA, to please وہ نہیں آئے ہوئے move his cut motion on Demand No. 1.

جناب سردار حسین: بیس روپے کی کٹ موشن سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Sahibzada Sanaullah Sahib, MPA, to please move his cut motion.

صاحبزادہ ثناءاللہ: دس روپے روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, MPA, to please move his cut motion.

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر، میں دس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mir Kalam Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 1.

جناب میر کلام خان: دس روپے کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Miss Shagufta Malik, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 1.

محترمہ شگفتہ ملک: میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 1.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Kundi Sahib!

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو ہم آپ کو ویلکم کرتے ہیں ہاؤس میں دوبارہ آنے پر، آپ کی فیملی کو بھی دوبارہ واپسی 'نان کورونا کلب' میں دوبارہ شامل ہونے پر، اور ان لوگوں کے لئے بھی دعا گو ہیں جو لوگ اس بیماری کا شکار اور جو لوگ رحلت فرما گئے ہیں، ان کے لئے بھی دعا گو ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کرے۔ جناب سپیکر، جو ماہ رمضان میں آپ نے ایک سلسلہ شروع کیا تھا اپوزیشن اور حکومت کا، تو اس پہ بھی آپ کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جس خواہش کا آپ نے اظہار کیا تھا اور بٹھایا

تھا،ہمیں وزیراعلیٰ صاحب کے ساتھ اور آپ خود بھی آئے تھے درانی صاحب کے گھر، تو الحمد للہ وہ کام ڈپٹی سپیکر صاحب آپ کی غیر موجودگی میں اپوزیشن اور حکومت کے درمیان بڑی Constructive debate ہوئی اور بڑا اچھا ہمیں موقع ملا Educate ہونے کے لئے، سلطان صاحب تھے، ہمارے فنانس منسٹر صاحب تھے، ہم نے بھی اپنا جو Input تھا وہ بھی دیا۔ میں ابھی اپنی کٹ موشن کی طرف آتا ہوں سر، فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جناب سپیکر، ہمارے صوبے میں کنٹریکٹر ایسوسی ایشن ہے اور ہمارے صوبے کے جو کنٹریکٹرز ہیں، ان کا ایک بہت بڑا Potential ہے، پورے پاکستان میں ہمارے کنٹریکٹرز کافی Capacity رکھتے ہیں لیکن بد قسمتی سے ہمارے صوبے میں ایک Exercise ہو رہی ہے، اگر فنانس منسٹر صاحب تھوڑی سی توجہ رکھیں، وہ یہ Exercise ہو رہی ہے جناب سپیکر، یہ پاکستان میں یہ Exercise نہیں، میں آپ کو Comparison کر کے دیتا ہوں، یہ Exercise نہ سندھ میں ہے، نہ پنجاب میں ہے، نہ اسلام آباد میں ہے، کہیں پر بھی نہیں، ہمارا کنٹریکٹر جب کسی Bid کے لئے جاتا ہے تو وہ جب Bid security furnish کرتا ہے تو اس کو یہ Option دیا جاتا ہے کہ جب آپ Ten below سے زیادہ نیچے جائیں گے تو آپ اس کی ایڈیشنل اپنی سیکورٹی لائیں گے اور وہ بھی کیش کی فارم میں۔ جناب سپیکر! اصل چیز جو ہے وہ بھی کیش کی فارم میں، وہ نہ بینک گارنٹی مانگتے ہیں نہ انشورنس مانگتے ہیں، حالانکہ اسی ملک میں نیشنل ہائی وے اتھارٹی ہے جناب سپیکر، میں آپ کو Prove کر کے دوں گا، یہی Bid security نیشنل ہائی وے اتھارٹی میں انشورنس بانڈز کی صورت میں بھی چلتی ہے، بینک گارنٹی کی صورت میں بھی چلتی ہے، اگر Kindly یہ Bid security ہم ان دو تین شکلوں میں At the option of the bidder کر دیں تو ہمارے کنٹریکٹرز کا کیش بند نہیں ہو گا اور ہمارے کنٹریکٹرز Easily participate کر سکیں گے، اس پر میں تھوڑا سا ان کا۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Mr. Bahadar Khan Sahib, MPA, please.

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب۔ اول خو تا ته پخیر راغلې وایو او خوش آمدید پیش کوؤ، زه هم په کورونا کښې راغلې ووم او تاسو هم راغلې یئ، دواړه راغلی یو او دواړه د خدائې شکر ادا کوؤ۔ سر، یو دا ده چې کله ټهیکیدار، دلته کښې فنانس ریلیز کوی نو هغه باقاعده By name کوی او هغه By name ئې په دې کوی چې چرته دا ملګری څه واخلی چې د کوم کنټریکټر نه څه واخلی نو په

هغې باندې ریلیز کوی، چې څه ئې نه وی اغستې نو په هغې باندې ریلیز نه کوی۔ زمونږه بعضې داسې مشکل نن هم شته دے چې زمونږ اوس هم دا دے جون لاړو په ختمیدو دے او اوس دا دې ختمیږی، پیسې Lapse کیږی اوس هم داسې ده چې اول خو د نیشت برابر پیسې وی زمونږ په سړکونو او په مختلف بلډنگز کښې او په هغې کښې چې د نیشت برابر وی، په هغې کښې هم نیمې پاتې دی او نیمې تلې دی، نو زه اوس هم دا درخواست کومه چې کم از کم د دې اصلاح کول غواړی چې کنټریکټر ټهیکه اخلی یا دوئ ریلیز کوی، پکار ده چې دا لږ په ټهیک طریقه اوکړی، په سمه طریقه اوکړی او په ټهیک طریقه باندې هلته کښې کنټریکټر ته په وخت باندې چې هغه کار هم سر ته اورسی او که د نورو پیسو ضرورت وی، پکار ده چې هغه هم ورته ریلیز کړی۔ مهربانی جی۔

Mr. Speaker: Khushdil Khan Sahib Advocate, to please.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، فنانس ڈیپارٹمنٹ وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نہیں رہا ہے جو آج سے تقریباً دس سال پہلے تھا، بالکل Inefficient ہو چکا ہے، آپ تو بیمار تھے، یہاں پر آپ اے ڈی پی دیکھ لیں، اس میں انہوں نے فگرز سارے غلط دے دیئے ہیں، اس پر پہلے ہم نے Objection کیا ہے اور یہ جو بہادر خان لالا نے بات کی ہے، اب وہاں پر کمیشن مافیا بیٹھی ہوئی ہے، جو بھی اس ٹھیکیدار کو اس سکیم میں ریلیز دی جاتی ہے جہاں پر ان کو کمیشن دیا جاتا ہے، ان کی Percentage ہے۔ اس طرح ہر جگہ پر تو ان کے لئے، یہ جتنا بھی ہم نے بجٹ منظور کیا ہو وہ تو منظور ہو چکا ہے لیکن یہاں پر یہ قابل نہیں ہے کہ ان کو یہ چیز دے دیں، میرا یہ ہے کہ یہ Inefficient ہے اور وہ فنانس نہیں رہ چکا ہے۔

جناب سپیکر: جناب میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، آپ کو صحت کی مبارکباد، اللہ ہم سب کو ایسا ہی رکھے۔ جناب سپیکر! فنانس ڈیپارٹمنٹ پر بات ہو رہی ہے، یہ جس کو خزانہ کہا جاتا ہے اور پورے ملک کی، پورے صوبے کی اس پر نظر ہوتی ہے۔ میری منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہوگی کہ پراونشل اے ڈی پی میں جو Reflect ہوتا ہے، مطلب وہ کام اگر چھ سال، پانچ سال، سات سال لیٹ ہو جائے تو پھر اس پر Cost بھی زیادہ بڑھتی ہے اور جو پچھلا کام ہوا ہوتا ہے وہ بھی خراب ہوتا ہے۔ برائے مہربانی جو Releases اے ڈی پی میں رکھتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ جولائی کے بعد فوراً اس کو ریلیز کیا کریں تاکہ کنٹریکٹرز وقت پر کام کریں اور جو کام ایک سال میں ہو، تقریباً چھ مہینے میں ہوگا۔ دوسری میری یہ عرض ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ ہمارا بہت ہی

قرضدار ہے اور مجھے لاء منسٹر کی توجہ بھی چاہیئے ہوگی کیونکہ 12ارب روپے غالباً پرسوں انہوں نے مانے، اللہ ان کو خوش رکھے کہ کوہاٹ ڈویژن کے بشمول کرک ان کے ساتھ امانت پڑے ہیں، 2013 سے 2020تک،اور ہم یہ بھی امید رکھیں گے کہ جو پسماندہ علاقہ جنوبی اضلاع کوہاٹ ڈویژن بشمول کرک، جو جرگہ ہوا،اس میں وہ ریلیز کریں گے تاکہ ہمارے غریب لوگوں کا کام ہو اور ہم اس پر کم از کم لوگوں کو یہ کہیں کہ ہم نے آپ کے لئے یہ کیا۔ سر،ایک بات کرنی ہے،اسمبلی میں 15جون کو بجٹ پیش ہوتا ہے، اس سے پہلے فنانس ڈیپارٹمنٹ ڈسٹرکٹس کو لکھتا ہے کہ جو آپ کے خزانے میں پڑا ہوا ہے، وہ ہمیں واپس کیا جائے،اس صورت میں کنٹریکٹرز کے کام بھی ہوئے ہوتے ہیں اور وہ پیسہ پھر واپس جانا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ میری فنانس منسٹر سے ریکویسٹ ہوگی کہ جو فنڈ ضلعوں کو جون سے پہلے، 15جون سے پہلے گیا ہوا تھا، فرض کریں جناب،آپ کے ایبٹ آباد میں کوئیFund lapseہوا،تو اس کو چاہیئے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ جب بجٹ پاس ہو تو فوراً ان ضلعوں کو واپس کرے تاکہ اس کا کام صحیح طریقے سے ہو۔آپ کا شکریہ،آپ سب کا شکریہ، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، ہم آپ کو خوش آمدید بھی کہتے ہیں اور شکر الحمد للہ کہ آپ اور آپ کی ساری فیملی کو اللہ نے صحت نصیب فرمائی۔جناب سپیکر، ہم نے بات کی ہے لیکن یہ فنانس کے حوالے سے بات ہے، میں فنانس منسٹر کے نوٹس میں لانا چاہوں گا کیونکہ ہمارا خیبر بینک ہے، یہ ہمارے صوبے کا بینک ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے صوبے کا اسٹیٹ بینک ہے۔اب دیکھنے میں یہ آرہا ہے، سننے میں یہ آرہا ہے کہ Huge amount جو ہمارے ڈیپارٹمنٹس ہمارے بینک سے اماؤنٹ نکالتے ہیں اور ظاہر ہے دوسرے بینکوں میں وہ رقم جمع کرتے ہیں جناب سپیکر،اس پر سختی ہونی چاہیئے، 40ارب روپے جو ہے،40ارب روپے ابھی تک بینک آف پنجاب، سندھ اور جے ایس بینک جو ہے، یعنی40ارب روپیہ میرے بینک سے نکالا گیا، یہ تو ہم سارے سمجھتے ہیں،اب بات سے بات نکلے گی، یہ بہت بڑا ظلم ہے، پچھلے دور حکومت میں خیبر بینک کا جو حشر ہوا، میں تو گزارش کروں گا کہ ہم اگر اپنے بینک کو اٹھائیں گے نہیں،آج بھی ہمارے صوبے کے جتنے ڈیپارٹمنٹس ہیں،Officially directive جانا چاہیئے کہ جتنی بھی ٹرانزیکشنز ہیں، جتنا بھی لین دین ہے، یہ اسی بینک کے ذریعے ہونا چاہیئے، وہ تو ہو نہیں رہا لیکن 40ارب روپیہ جو نکالا گیا ہے اس کا ضرور صوبے کے عوام کو جواب ملنا چاہیئے۔دیکھیں بینک کی خواہش ہے کہ ہر

تحصیل میں وہ برانچ کھولے، ہر ضلع میں وہ برانچ کھولے اور ظاہر ہے اسی بینک نے ہمارے صوبے کے ہزاروں لاکھوں لوگوں کو روزگار دیا ہے، ہمارا اپنا بینک ہے، ہمارے صوبے کی آمدن کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے، لہذا جناب سپیکر، اس سے پیسے نکالنا یہ بہت بڑا ظلم ہے، اس کی بھی تھوڑی وضاحت ہونی چاہیئے جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، ایم پی اے۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر خزانہ صاحب کے نوٹس میں دو باتیں لانا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحت دی اور آپ کے خاندان کو۔ جناب سپیکر صاحب، یہ پچھلے سالوں سے غلط روایات چلی آرہی ہیں کہ Road repair میں بلڈنگز کی Repair میں جون کے مہینے میں بلکہ جون کے آخر میں ان کو پیسے ملتے ہیں۔ اس کے جو ٹینڈرز ہوتے ہیں، اس کی Approval بھی جون سے ایک مہینے پہلے محکمے کو ملتی ہے، ایک مہینے میں ٹینڈر بھی ہوتا ہے اور اس کو پیسے اور کام ٹھیکیدار کو بھی کام کروانا پڑتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اسی ایک مہینے میں وہ کام نہیں کر سکتے جس کی وجہ سے مجبوراً ہمارے محکموں کو وہ ایڈوانس پیسے دینا پڑتے ہیں جو کہ ایک غلط روایت ہے، وہ ٹھیکیداران صاحبان وہ پیسے لے کے وہ کام پھر مکمل نہیں کر سکتے، وہ کام نہیں کرتے اور وہ پیسے کھا جاتے ہیں۔ میری ایک تجویز ہے، اگر یہ Repair اور Maintenance کا کام شروع میں ہو جائے اور یہ پیسے تو خزانے والے تو اس کو دے دیتے ہیں لیکن جب آخر میں دیں تو کم از کم پانچ چھ مہینے پہلے ان کو دینے چاہئیں تاکہ وہ کام بھی اچھے طریقے سے کر سکیں اور محکمہ اس کی رکھوالی بھی کر سکے۔ جناب سپیکر، دوسری میری ایک ریکویسٹ ہے، میں خود وزیر خزانہ صاحب کے دفتر میں گیا تھا، میرا ایک ہاسپٹل ہے، پورے صوبے میں تحصیل ہیڈ کوارٹر اور کیٹیگری ڈی ہسپتالوں کے لئے Standardization کی مد میں پیسے دیئے گئے تھے جس میں میرا اوڑی ہسپتال بھی شامل تھا۔ جناب سپیکر، جب کورونا کا یہ بحران آیا، وباء آئی تو جو پیسے 2 کروڑ 15 لاکھ میرے ہسپتال کو ملے تھے، اس کا ٹینڈر بھی ہوا ہے، اس میں کام بھی ہوا ہے، حکومت نے اس کے اوپر کٹ لگا دیا، پچاس پرسنٹ کٹ لگا یا لیکن بد قسمتی سے میرے ہسپتال کے اوپر سو پرسنٹ کٹ لگوایا، وہ پیسے انہوں نے Withhold کئے، میں کورونا کا شکار ہو گیا تھا سر، تو میں آخر میں تقریباً ایک مہینہ بعد پشاور آیا اور وزیر خزانہ کے دفتر میں گیا، میں نے ان کو ریکویسٹ کی، ایک Genuine case تھا کہ ٹھیکیدار نے کام بھی کروایا ہے، ٹھیک ہے کہ اگر پورے صوبے کے لئے قانون ہے اور آپ نے Fifty

percent cut بھی لگایا ہے لیکن یہ آپ نے Hundred percent withhold کئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، وہ پیسے وزیر خزانہ صاحب نے ایک بندے کو بلایا، امتیاز کوئی تھا، اس کو کہہ دیا کہ یہ کام کروائے لیکن ابھی تک وہ پیسے میرے حلقے کو ریلیز نہیں ہوئے جو کہ سراسر ناانصافی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں محکمہ خزانہ کے ان تمام اافسران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو Genuine cases آئے تھے ان کو، لیکن میرے حلقے کے یا دیر اپر لوئر کے وہ ہو گئے تھے، لیکن جب میں وزیر خزانہ صاحب سے بھی شکوہ اس لئے کرتا ہوں، میں کٹ موشن واپس لے لوں گا، کٹ موشن کا کیا ہے لیکن کم از کم اپنا گلہ اور شکوہ اس ایوان میں اور ان کو پہنچانا میرا حق تھا۔ تھینک یو، شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو صاحبزادہ صاحب، آپ کا پوائنٹ آگیا۔ میری گزارش ہے تمام آنریبل ممبرز سے کہ Precise, short بات کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ ممبرز کو بات کرنے کا موقع مل سکے۔ جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، پہلے تو میں آپ کو صحت یاب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جتنے لوگ اس بیماری میں مبتلا ہیں اللہ ان کو صحت یاب کرے۔ جناب سپیکر صاحب، میں تفصیل میں تو بات نہیں کروں گا، میں صرف اپنا جو میرا ذاتی حلقہ ہے یا جو میرا ضلع ہے، اس کے حوالے سے محکمہ خزانہ کے حوالے سے جو ناانصافیاں یا جو غلط پلاننگ ہے، اس حوالے سے میں منسٹر صاحب کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے سپیکر صاحب، آپ کا بھی ضلع اور میرا ایک ہی ضلع ہے۔ ایک سکیم پرویز خٹک صاحب کے دور میں جو ایوب برج ٹو دھمتوڑ بائی پاس منظور ہوئی تھی جس کے غالباً چار سال اس سکیم کو شروع ہوئے ہو چکے ہیں، ایک ارب 44 کروڑ روپے کی سکیم پر اس سال جو انہوں نے رکھے ہیں، ریلیز ہے جو دس کروڑ روپے ہیں اور ایک میرے حلقے میں پرویز خٹک صاحب ہی نے نمبلی میرا ایک روڈ تھا جو تاجوال بی ایچ یو کے نام سے ہے، اس میں چھبیس روڈز ہیں اور اس کے لئے ساڑھے تین کروڑ روپیہ، 70 کروڑ روپے کی سکیم کے لئے جو Ongoing scheme ہے، ساڑھے تین کروڑ روپے رکھا گیا ہے۔ سپیکر صاحب، اس میں ایک کروڑ کے لئے جو علیٰحدہ پیسے دیئے گئے ہیں، ایک کروڑ روپیہ، اسی 70 کروڑ روپے کی سکیم سے دیا گیا ہے، اور پچیس روڈوں کے لئے ساڑھے تین کروڑ روپیہ دیا گیا ہے، اب کس طرح ان کے اوپر ٹھیکیدار کام کریں گے، Liability جو ہے 25 سے 30 کروڑ روپے ان کی بنتی ہے، تو ایک تو یہ زیادتی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ Ongoing سکیموں کے اوپر اگر محکمہ خزانہ توجہ دیں اور ان

کو جتنا جلد مکمل کرے گا تو حکومت کی نیک نامی ہو گی۔ دوسری بات سپیکر صاحب، جب کوئی سکول پرائمری یاہائی مڈل سکول مکمل ہو جاتا ہے اور تین سال ڈھائی سال محکمہ خزانہ ان کی پوسٹیں Sanction نہیں کرتا، سکولوں میں لوگ مال مویشی باندھ دیتے ہیں، گھاس ڈال دیتے ہیں اور بلڈنگیں تباہ ہو جاتی ہیں، تو اس کے لئے میں وزیر صاحب سے کہوں گا کہ کوئی ایسی پلاننگ کریں کہ جونہی بلڈنگ تیار ہو Handing-Taking ہو جائے اور اس سے اوپر کام ہو، تو کم از کم اس کی Seventy five percent کی پوسٹوں کا کیس متعلقہ ضلعوں سے اگر آجائے اور جلد از جلد پوسٹیں Sanction ہو جائیں، ابھی میرے حلقے کے اندر پانچ سات مڈل سکولز ہیں، ایک دو ہائی سکولز ہیں، جو پچھلے دور کے ہیں، آپ کا حلقہ میرے حلقے میں آیا تھا، اس حلقے سے بھی گل ڈوپ اور ایک دو سکولز جو ہیں، ان کی ابھی تک پوسٹیں Sanction نہیں ہوئی ہیں، ہمیں ایبٹ آباد سے کیس یہ ایم پی اے کا کام تو نہیں ہے کہ وہ ایبٹ آباد سے پوسٹوں کا کیس اٹھا کے ڈائریکٹر صاحب کے پاس لائے، وہ سیکرٹری صاحب کے پاس لائے، وہ محکمہ خزانے میں فنانس میں چلا جائے، تو اس کے لئے کوئی طریقہ کار منسٹر صاحب بہتر بنائے تاکہ جلد از جلد یہ بلڈنگیں ہماری بچ جائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، نلوٹھا صاحب۔ میر کلام خان صاحب، ایم پی اے۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے تو جناب سپیکر صاحب، آپ کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں کہ آپ کورونا وائرس سے صحت یاب ہو کر یہاں پر آئے ہیں۔ جناب سپیکر، میں بالکل ایک ہی منٹ میں اپنی بات ختم کرنا چاہتا ہوں تاکہ آگے ہم جاسکیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ ضم شدہ اضلاع کے لئے 20-2019 کے بجٹ میں کتنی رقم رکھی گئی تھی ڈیویلپمنٹل کے لئے اور وہ کتنی Utilize کی گئی ہے؟ اگر نہیں کی گئی تو وجہ کیا ہے؟ جس وجہ سے وہ نہیں Utilize کی گئی تو اس سال کے لئے 21-2020 کے بجٹ کے لئے ہمارے پاس کیا پلاننگ ہے، ہمارے ساتھ کیا طریقہ ہو گا؟ کہ ہمارے لئے تو اعلانات ہوتے ہیں، پیسے بھی رکھے جاتے ہیں جناب سپیکر، لیکن وہ Utilize نہیں ہوتے ہیں، تو اس لئے میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ ہم کو وہ فگرز بتادیں کہ جو لگائے گئے ہیں اور جو باقی رہ گئے ہیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو میر کلام صاحب، مس شگفتہ ملک صاحبہ، پلیز

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب، آپ کو مبارکباد بھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحت دی، آپ کی فیملی کو۔ اس حوالے سے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں ایک بات یہاں پر Already بابک

صاحب نے ڈسکس کی، میں تھوڑی سی Clarification بھی اس حوالے سے کہ جو خیبر بینک ہے، اس کا جو اے ٹی ایم کارڈ ہیں، جو ہم Use کرتے ہیں، تو جب بھی ہم کہیں بھی جاتے ہیں کسی شاپنگ کے لئے تو اے ٹی ایم کارڈ ہمیں واپس کیا جاتا ہے خیبر بینک کا کہ آپ ہمیں کوئی اور کارڈ دے دیں، الائیڈ بینک کا، اے بی ایل کا، لیکن اے ٹی ایم کارڈ جو خیبر بینک کا ہے، کہتے ہیں کہ یہ نہیں وہ ہو سکتا، تو یہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جو بینک ہے، اس کا کیا وہ ہے؟ اتنے زیادہ لوگ ہیں، اتنی زیادہ اس کے لئے اماؤنٹ ہے لیکن اے ٹی ایم ابھی تک وہ نہیں ہو رہا۔ دوسری بات جو کل ایک بریکنگ نیوز ہم نے سنی اور آج جو پیٹرول کی قیمت میں 25.58, I think 26 روپے لیٹر میں جو اضافہ ہے تو اس حوالے سے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ یہ کیا ہے کہ اچانک ایک دن میں، اس سے پہلے ہم نے دیکھا کہ لوگ اتنی زیادہ مشکلات تکلیف میں اس وباء میں گھنٹوں میں لوگ قطاروں میں کھڑے ہوتے تھے، اب اچانک اس طریقے سے بات آئی ہے اور اس کے ساتھ جو پراجیکٹ ریلیز کی تو میں نے پہلے بات کی تھی اور منسٹر صاحب نے اس حوالے سے ڈسکس کیا تھا، تو تھوڑا سا اس پر بھی کام کرنے کی ضرورت ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> تھینک یو جناب سپیکر صاحب، اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ آپ اس ایوان میں صحیح سلامت واپس آئے۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، میں فنانس منسٹر سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ 2019-20 کا جو ضمنی بجٹ پیش کیا گیا ہے، 19 کا تو ٹھیک ہے لیکن 2020 میں فروری مارچ سے لاک ڈاؤن ہے تو اس طرح اس ضمنی بجٹ کی کیوں ضرورت پیش آئی؟ کیونکہ جن محکموں میں یہ پیسے دیئے ہیں جناب سپیکر، لاک ڈاؤن میں یہ مکمل بند تھے یہ محکمے، اگر ضمنی بجٹ کی ضرورت آنی تھی تو وہ صحت میں اگر یہ دیتے تو ہمیں بالکل یہ بات منظور تھی یا ایجوکیشن میں دیتے تب بھی کوئی بات ہوتی کہ بچوں کے لئے Online یا کوئی لیپ ٹاپ دیئے ہیں یا کچھ اور ان کی Online جو ہیں Facilities دی ہوئی ہیں تو اس کے لئے آیا وہ اساتذہ، وہ سکولز جو پرائیویٹ ہیں اور یہ چند بڑے بڑے سکولوں میں تو پھر بھی دیئے جاتے ہیں لیکن جو چھوٹے چھوٹے یہ محلوں میں اور اس میں جو سکولز ہیں، جو مکمل چھوٹا سا بزنس ہے بندے کا اور اس میں ٹیچرز رکھے ہوئے ہیں تو ان کے لئے اس بجٹ میں کچھ بھی نہیں رکھا، نہ ضمنی بجٹ میں ان کی ضرورت تھی کہ ان اساتذہ کے لئے کچھ رکھ دیتے یا وہ اس پرائیویٹ سکول کے Owner کو کوئی Loan دے دیتے سود کے بغیر تاکہ وہ ان پانچ مہینوں کا مارچ سے لے کر جون تک ان تعلیم یافتہ سفید پوش جو

اساتذہ ہیں،ان کو گھر کا خرچہ اور عزت سے وہ پیسے مل جاتے لیکن بہت افسوس کی بات ہے کہ تبدیلی سرکار نے اس پہ کوئی نظر ثانی نہیں کی۔ دوسری، روزانہ جو ہے یہ مہنگائی بڑھتی جارہی ہے، جو آج پچیس روپے پٹرول ایک رات میں اوپر چلا گیا،آپ کو میں یہ بتاؤں جناب سپیکر صاحب، جب کم ہوا تھا تو کسی نے بھی کوئی روٹی میں، راشن میں کسی بھی چیز میں کسی نے کمی نہیں کی لیکن پچیس روپے کے ساتھ آج صبح، Even کہ ٹافیوں کے بھی ریٹس بڑھادیئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جو سرکاری ملازمین ہیں، جو اساتذہ ہیں جو کہ ان کو Ten percent ہر سال ان کی تنخواہوں میں ان کو Percentage دی جاتی تھی وہ بھی نہیں ان کی بڑھائی گئی، یہ ہمارے عوام کے ساتھ ہمارے سرکاری ملازمین کے ساتھ یہ بہت ناانصافی ہے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، عمران خان تو خود کہتے ہیں کہ ان کا دولاکھ پہ گزارہ نہیں ہوتا تو ہمارے ان غریب عوام کا کس طرح اس پیسوں میں ہوگا؟ جو اضافہ ہوجاتا ہے، روز بروز جو ہے مہنگائی اوپر جارہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم پھر بھی ایک دفعہ دوبارہ میں ریکویسٹ کروں گی کہ سفید پوش جو نہ ڈاکے ڈال سکتے ہیں، نہ چوری کرسکتے ہیں اور ان کے گھروں کے حالات جو آج کل ہیں جو لوگ ہمیں Call کررہے ہیں، ہم سے مانگ رہے ہیں، ہم تو خود اس اسمبلی میں ایم پی ایز ہیں، کوئی اور کام کر بھی نہیں سکتے، جو تنخواہ ڈیڑھ لاکھ ہے یا ایک لاکھ ہے جو بھی ہے،ان ایم پی ایز میں کسی کا بھی گزارہ نہیں ہورہا، لیکن یہ سب چپ ہیں، سب نے سر نیچے کئے ہوئے ہیں اور مہنگائی روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، فنانس منسٹر سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس اہم موضوع پہ،ان اہم مسئلوں پہ نظر ثانی کریں اور پھر بھی اس ضمنی بجٹ کو Developmental یا اس کی ضرورت نہیں ہے، ابھی تو لوگوں کو کھانے کی ضرورت ہے، ابھی لوگوں کو یوٹیلٹی بلوں کے ادا کرنے کی ضرورت ہے، بچوں کے سکول اور پڑھائی تباہ ہوچکی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس ایوان کو اور ان سب کو میں یہ گزارش کرتی ہوں کہ آپ لوگ ان مسئلوں پہ اور ان غریب لوگوں کے مسئلوں پہ توجہ دیں اور ان کے لئے کچھ کریں۔

Mr. Speaker: Thank you, Ms. Sobia Shahid Sahiba. Honourable Minister for Finance, to respond please.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں تمام آنریبل ممبرز اور اسمبلی کا جنہوں نے کٹ موشنز پیش کیں، کوشش کروں گا کہ جلدی سے جو Major points تھے ان کا جواب دے دوں۔ کنڈی صاحب نے جو Point raise کیا Ten percent below bidding کا، جس سسٹم سے وہ ملتا ہے وہ KPPRA کے رولز کے مطابق ہے لیکن اس میں کچھ خامیاں ہیں، اس پہ کیبنٹ

میں بھی ڈسکشن ہوئی تھی، وہ Improve ہو رہی ہیں اور کنڈی صاحب سے میں ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اپنا Feedback اس کے بعد بھی Personally دیں اور ان شاء اللہ اس کو بھی Incorporate کرتے ہیں۔ جو بہادر خان صاحب نے Release system میں اصلاح کی بات کی، اس میں دو چیزیں میں کہوں گا، نمبر ایک یہ کہ کسی حد تک جو Releases ہیں وہ وابسطہ ہیں جس سپیڈ سے ڈیپارٹمنٹس اپنا کام کرتے ہیں And they are ready for releases اور وہاں پر بھی Improvement کی ضرورت ہے اور ہمیں As a House جو ہے وہ دیکھنا چاہیئے اور دوسری چیز کہ Release کا Process بھی آسان ہو سکتا ہے، اس پہ ہم نے کام کیا بھی ہے اور اگر کورونا نہ آتا تو جیسے میں نے پہلے بھی On the record کہا ہے کہ ہم نے دسمبر میں ساری اے ڈی پی کی Releases جو ہیں وہ اس لئے کر دی تھیں لیکن ان شاء اللہ اس پہ بھی ہم مزید کام کریں گے۔ اس میں ایک چیز میں ضرور کہوں گا کہ جو تیسری چیز جس سے Releases وابسطہ ہیں وہ ہے Overall financial position، تو جتنے Current side پہ خرچے کم ہوں گے تو اتنا وہ والا فیکٹر بہتر Play کرے گا۔ خوشدل خان صاحب نے جو بات کی، دو باتیں کیں، ایک تو یہ کہ انہوں نے کہا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اے ڈی پی میں کوئی ایلوکیشن صحیح نہیں کی تھی، تو میں ان کو Correct کروں گا کہ اے ڈی پی میں جو ایلوکیشنز ہیں وہ پلاننگ کرتی ہے فنانس کا کام نہیں ہے، فنانس کا کام ایک اے ڈی پی میں Ceiling دینا جو کہ اس بار بھی یہ ایک Joint decision تھا، چیف منسٹر صاحب نے لیا تھا کہ اے ڈی پی کو ہم نے Maximum ceiling دینی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ جو انہوں نے Inefficiency کی بات کی، فنانس ڈیپارٹمنٹ میں، بالکل میرا آفس حاضر ہے، وہ آئیں اور تجاویز دیں، جہاں پہ اگر کوئی Specific instances ہیں Inefficiency کے تو وہ ہمارا کام ہے، اس پہ ایکشن لینا۔ نثار گل صاحب نے جو Again releases کی بات کی، میں Cover کر چکا ہوں اور Objective ایک گورنمنٹ کا اور منسٹر کا Certainly یہی ہونا چاہیئے کہ Releases جتنی جلدی ہو سکیں تاکہ Problem resolve ہو، اس پہ ہم کام کریں گے اور Similarly جو فنڈز کی Lapsing پہ بھی جو ایشو انہوں نے Raise کیا، ایک Appropriate issue ہے جس کو ہم In the year دیکھیں گے، یہ میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے آفیشلز کو کہوں گا کہ یہ نوٹ کریں، یہ سارے وہ ایریاز ہیں جو Recurrent ہیں اور اگر Recurrent ہیں تو ان میں ہمیں اصلاح کرنی چاہیئے۔ بابک صاحب نے As always بابک صاحب بڑے Pertinent points raise کرتے

ہیں، انہوں نے خیبر بینک کے حوالے سے ایک Point raise کیا کہ خیبر بینک سے ہم دوسرے بینکوں میں کیوں پیسے دیتے ہیں؟ یہ ایک ضروری پوائنٹ ہے لیکن اس پہ میرے خیال میں سمجھنا بڑا ضروری ہے، (مداخلت) ہاں جی، خیبر بینک حکومت کے لئے ایک Preferred Bank بھی ہے لیکن وہ ایک ایسا بینک ہے جس میں حکومت Directly interfere نہیں کرتی، اس کا ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز ہے اور جو ضروری چیز ہے گورنمنٹ کے لئے، وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کا جو پیسہ ہے وہ وہاں پہ جائے جہاں پہ اس کا ریٹ سب سے بہتر ملتا ہے، تو جب بھی خیبر بینک وہ Rate match کرتا ہے تو پہلی Preference خیبر بینک کو دی جاتی ہے لیکن یہ بڑا ضروری ہے کیونکہ وہ گورنمنٹ کا پیسہ گورنمنٹ کا بھی نہیں ہے، پبلک کا ہے کہ اس پہ جو Best return آسکے وہ آئے لیکن At the same time یہ میں ضرور کہوں گا کہ خیبر بینک کو کیسے زیادہ بہتر Support کیا جائے اور خیبر بینک گورنمنٹ کو کیسے بہتر Support کریں؟ ان دونوں چیزوں پہ بات جاری ہے۔ وہاں پہ Forward looking ان کی، ان کے ساتھ ایک Strategic exercise کا بھی ان کو آرڈر دیا ہوا ہے کہ وہ اپنے اگلے پانچ سال کی Strategy بنائے تاکہ ہم بہتر طریقے سے جو بینک کی فنڈنگ ہے وہ گورنمنٹ استعمال کرے اور جہاں پہ گورنمنٹ بینک کو In a fair compensatory manner support کر سکتی ہے وہ کرے۔ جو ثناء اللہ صاحب کا کیس ہے وہ بالکل دیکھ لیتے ہیں، حالانکہ ہیلتھ کا مسئلہ ہے لیکن یہ Already بڑا Clearly کہا ہے سر، یہ جواب دے دیتے ہیں کہ یہ سال جو ہے Health Care Facilities میں Invest کرنے کا ہے تو ان شاء اللہ اگر ابھی نہیں Deal ہوا، جو امتیاز کی وہ بات کر رہے ہیں، وہ سیکرٹری ہیں ڈیپارٹمنٹ کے، تو ان کو کرنا چاہیئے تھا اور میری Assumption تھی کہ وہ کیا ہو گا لیکن ان شاء اللہ اس کو Deal کریں گے۔ اور یہ آگے بھی بات ہوئی، نلوٹھا صاحب نے کی، Link ہے کہ جہاں پہ Scheme near to completion ہو یا جہاں پہ Scheme completed ہو اور وہاں پہ Equipments یا Human resource کی ضرورت ہو، یہاں پہ سسٹم بالکل کمزور ہے، ہم نے Last year اس کی اصلاح کے لئے SNE کی Approval کا Process بہتر کیا جس سے کافی حد تک فرق آیا۔ اگر یہ مارچ سے جون کورونا نہ آتا تو اور بھی آجاتا لیکن اس کو ہم دیکھیں گے تاکہ جتنی سکیمز جو Ready ہوں اور نکل سکیں اور ان میں HR ڈالنے سے، Equipments ڈالنے سے وہ Operationalize ہوں، وہ ہوں گی۔ دھمتوڑ بائی پاس پہ انہوں نے Already بات کی تھی اور دھمتوڑ بائی پاس کو ایک ریکارڈ Reallocation

through the year ہوئی تھی اور یہ میں ان کو Assure کراتا ہوں کہ وہ تو صوبائی گورنمنٹ کا ایک Flagship Project ہے، ان شاء اللہ اس کو Complete کرنا ہے۔ جو قبائلی اضلاع کے آنریبل ایم پی اے میر کلام خان نے بات کی، میں Again، ان کو Already جواب دے چکا ہوں Already، بلکہ آج تو Actual figures دے دیتے ہیں، 38 ارب 77 کروڑ روپے Release ہوئے، اور بھی زیادہ ہوتے، یہی پیسے فیڈرل گورنمنٹ سے آئے تھے اور اس میں صوبے نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا اور کچھ صوبے نے کرنٹ سائیڈ پہ حصہ ڈالا تھا اور 38 ارب میں 37 ارب 53.8 کروڑ روپے خرچ ہوئے اور Utilization جو تھی وہ Ninety seven percent پہلے بھی ان کو کہا تھا کہ قبائلی اضلاع اس صوبے کے لئے Above and behind everything else ضروری ہے، ان پہ ہم Compromise نہیں کریں گے اور ان کی Importance کے ساتھ سیاست کسی کو نہیں کھیلنی چاہیئے۔ جومس شگفتہ ملک نے اے ٹے ایم کارڈ کا جو Point raise کیا، یہ بالکل مناسب ہے، میں نوٹ کر چکا ہوں، بینک نے میرے سے ٹائم مانگا تھا کہ وہ اپنا IT System upgrade کرے اور اس کے بعد بہتر کریڈٹ یا کیش کارڈ یا اے ٹی ایم کا جو ہے وہ کرے، اسی لئے میں چاہ رہا تھا کہ بینک ایک Strategic Program بنائے تاکہ اس طریقے سے Customers کے لئے بھی بہتر سروسز آئیں اور This point is accepted and valid کہ اگر ہمیں خیبر بینک کو Promote کرنا ہے تو Customers کو بہتر سروسز اس طرح بہتر Online experience بھی دینا پڑیں گی۔ میرے خیال میں ان کے پاس ایک Online platform E-Banking کے لئے نہیں ہے جیسے باقی بینک کے پاس ہے، تو یہ بھی ڈیپارٹمنٹ نوٹ کرے کہ یہ دونوں چیزیں جو ہیں وہ بینک کو Instructions ملیں کہ ان کو ٹائم لائن جو ہے وہ دے دے۔ پٹرول پرائس حالانکہ صوبائی حکومت کا Domain نہیں ہے تو میں زیادہ بات نہیں کروں گا لیکن اگر کوئی بھی کیونکہ یہ ایک Hot topic ہے، دیکھیں تو یہ وہ دیکھ سکتے ہیں کہ پچھلے دو مہینوں میں جناب سپیکر، جو Crude oil ہوتا ہے جس سے پٹرول آتا ہے، اگر اس کی آپ پرائسز دیکھ لیں تو 10$ per barrel سے کم ہوئی تھی، وہ تقریباً چالیس ڈالر تک Raise ہو گئی، اس میں چار گنا اضافہ ہوا ہے۔ دوسری چیز میں صرف یہ On the record کہوں گا کہ اگر جناب سپیکر، آپ دیکھ لیں تو پاکستان میں پٹرول کی پرائسز جو ہیں وہ پورے خطے میں سب سے کم ہیں اور اگر آپ صرف انڈیا سے مقابلہ کریں تو انڈیا میں پٹرول کی پرائسز تقریباً دوگنا پاکستان کے مقابلے میں ہیں اور جومس ثوبیہ شاہد نے بات کی، جو سب سے بڑا انہوں

نے اور Pertinent سوال Raise کیا کہ ہمیں اگر کورونا وائرس تھا تو سپلیمنٹری بجٹ کیوں چاہیئے؟ کیونکہ ٹوٹل اخراجات جو ہیں وہ ٹوٹل بجٹ کے Outlay سے کافی کم ہیں، تو اس کا جواب بڑا Simple ہے کہ جو سپلیمنٹری بجٹ آپ مانگتے ہیں، آپ Individual head پہ مانگتے ہیں اور کہیں کہیں بڑے ڈیپارٹمنٹس میں چونکہ وہاں پہ Contingencies available ہوتی ہیں، جیسے ہیلتھ میں، حالانکہ Perception یہ ہو کہ سپلیمنٹری بجٹ کبھی نہیں چاہیئے ہوتا اور کبھی کبھی وہ چھوٹے Heads میں بھی چاہیئے ہوتا ہے کیونکہ Budgetary allocation ہوتی ہے اور اس میں ضروری یہ ہے کہ Exercise جو ہم نے Consistently شروع کی ہے کہ ہم اپنی Budget allocation کا Process زیادہ بہتر بنائیں کیونکہ یہ بات بار بار ہوتی ہے۔ آخری پوائنٹ تھا کہ ٹیچرز کی یا گورنمنٹ سرونٹس کی تنخواہیں کیوں نہیں بڑھاتے؟ اس کا On the record جواب دیا ہے کہ یہ مشکل فیصلہ ہے، ہر کوئی جو ہے وہ کرنا چاہتا ہے لیکن یاد رکھیں کہ ایک Fiscally constrained situation میں آپ کو جو فیصلہ کرنا ہے وہ یہ کرنا ہے کہ آپ صرف گورنمنٹ ایمپلائز پہ Focus کریں یا پورے عوام پہ Focus کریں؟ اور جو پیسہ گورنمنٹ کا اپنے اوپر نہیں لگتا اس لئے پرائم منسٹر صاحب سے لے کر انہوں نے بتایا تھا پارلیمنٹ میں اپنی سپیچ میں کہ کیسے ان کے یوایس (United States) کے Trip کا خرچہ اور تمام جو پچھلے پرائم منسٹرز کا خرچہ تقریباً دس گنا کا فرق تھا، اسی طرح اگر گورنمنٹ اپنے آپ پہ اگر خرچہ کم کرے اور آپ یاد رکھیں کہ جناب سپیکر، ہماری تنخواہیں Overall گورنمنٹ کی جو تقریباً پندرہ سال پہلے کوئی چالیس ارب ہوتی تھیں وہ آج اس سال 274 ارب ہیں اور جو پنشن ایک ارب بھی نہیں ہوتی تھی، وہ آج 86 ارب ہے، تو یا تو کوئی Constructive proposals ملیں کہ اگر ہم Let`s say جیسے میں نے پہلے بھی کہا تھا، ایک کوسچن آیا تھا کہ تنخواہیں ڈبل کیوں نہیں کرتے؟ تو That is the best way to illustrate this کہ بالکل ڈبل کرتے، آپ تجویز دیں کہ اگر ڈبل کریں گے تو 274 ارب روپے اور لگیں گے، تو آیا ہم 274 ارب روپے کے ٹیکسز لگائیں یا 274 ارب کہیں سے کاٹیں، جو بھی آپ تجویز دیں گے ہم وہ مان لیں گے کہ 274 ارب روپے کہیں سے وہ کر دیں، لیکن یہ یاد رکھیں کہ ایک ایسے Pandemic میں جو گورنمنٹ کے تقریباً پانچ لاکھ ملازمین ہیں، وہ آپ کے صوبے کی آبادی کے دو فیصد کے برابر بھی نہیں ہیں، تو ایک عوامی اسمبلی کو جو پورے صوبے کو Represents کرتی ہے، صرف گورنمنٹ کو نہیں کرتی، اس کو پورا صوبے کا خیال رکھنا چاہیئے، جو باقی ننانوے فیصد پاپولیشن ہے جو بجٹ کا

پیسہ جیسا کہ آنریبل اپوزیشن ممبرز نے کہا جو ڈیویلپمنٹ پہ لگاتا ہے، اس سے کئی Fold زیادہ Economic activities generate ہوتی ہیں، Jobs generate ہوتی ہیں، تو اس لئے یہ سخت فیصلے کرنا پڑ رہے ہیں لیکن اس میں میں جناب سپیکر، On the record یہ کہہ دیتا ہوں کہ پبلک سرونٹس کے لئے کیونکہ پبلک سرونٹس گورنمنٹ کو چلاتے ہیں کہ ہم Through the year ایک Exercise کریں گے اور اس میں ہم بہت Benefits دیکھیں گے، جیسے نمبر ون پہلی بار جب ہم Universal health insurance ensure کریں گے تو وہ پبلک سرونٹس کو بھی ملے گا، تو جو دس لاکھ کی Coverage آج کسی بھی پبلک سرونٹ کو نہیں ملتی وہ ان سب کو ملے گی، وہ ان کی جیب کا پیسہ ہی بچائے گا۔ نمبر ٹو، ہم اس کے علاوہ لائف انشورنس، میڈیکل انشورنس، ہاؤسنگ پالیسی، کار پالیسی، ان سب چیزوں پہ کام کریں گے تاکہ تمام پبلک سرونٹس کو In a fair manner ایک بہتر پیکیج ملے، یہ کوشش میں نے کی ہے کہ تمام اعتراضات کے، کٹ موشنز کے جوابات دوں، میں تب بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بڑے اچھے Points raise ہوئے اور ریکویسٹ کرتا ہوں تمام اپوزیشن ممبرز کو کہ اپنی کٹ موشنز واپس لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب نے ریکویسٹ کی ہے کہ کٹ موشنز Withdraw کریں۔ احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جناب سپیکر صاحب! میں Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Withdrawn۔ بہادر خان صاحب چلے گئے ہیں تو Withdraw ہو گئی۔ خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سپیکر صاحب، میں Withdraw کرتا ہوں لیکن ایک ریکویسٹ کرتا ہوں فنانس منسٹر صاحب سے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں میں بھی ممبر ہوں اور سلطان محمد خان اس کا چیئرمین ہو اور ایک اور ممبر، تین، ہم فنانس ڈیپارٹمنٹ کو دیکھ لیں کہ انہوں نے کتنی رواں مالی سال میں Release کی ہے، کن کن لوگوں کو کی ہے، کن کن سکیموں میں کی ہے؟ پتہ چل جائے گا، ہم اس میں ثبوت بھی پیش کریں گے کہ کہاں پر کمیشن لیتے ہیں، کن سے لیا ہے؟ وہ ہمارے پاس ثبوت موجود ہے لیکن وہ ثبوت یہاں ہم پیش نہیں کر سکتے ہیں، ہم کمیٹی میں پیش کر سکتے ہیں، عدالت میں پیش کر سکتے ہیں، تو میں اس ریکویسٹ کے ساتھ وہ کرتا ہوں کہ کوئی کمیٹی بنا دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Withdraw کر لی آپ نے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: Withdrawn جی۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، جس طرح آپ کے ساتھ ملاقات میں ہم نے یہ طے کیا ہے کہ ان شاء اللہ اسمبلی کا ماحول بڑا ٹھیک چلائیں گے لیکن جناب سپیکر، مجھے ایک چیز اور وہ میں صرف Suggestion دے رہا ہوں جناب سپیکر، کہ چالیس ارب روپیہ خیبر بینک سے نکالنا اس کے جواب میں یہ بات آنا کہ جہاں پہ ہمیں منافع زیادہ ملے گا ہم ادھر جمع کریں گے، ہم یہ نہیں دیکھتے ہیں کہ ہم اپنے بینک کو اگر کمزور کریں گے، ہزاروں لوگ ہمارے بھرتی ہیں، کتنے سو اور چانسز ہیں کہ ہم برانچز کھولیں جناب سپیکر، اس سے بلکہ اگر پنجاب میں، اگر سندھ میں Notify ہوتا ہے تمام ڈیپارٹمنٹس کو، پنجاب میں Notify ہوتا ہے کہ پنجاب بینک کے علاوہ کسی بینک سے گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس کوئی Deal نہ کریں، اسی طرح سندھ میں ہوتا ہے اور اگر میرے صوبے میں یہی حالات ہوں کہ حکومت خود اپنے بینک سے پیسہ نکالے جناب سپیکر، ایک، دوسری بات یہ ہے، ان تمام مسائل کو اسمبلی میں آنا چاہیئے، جو کام خیبر بینک میں، پچھلے سال ایک بندہ ایک لاکھ پہ کرتا تھا ابھی سترہ لاکھ پہ لوگ بھرتی ہو گئے ہیں جناب سپیکر، تو یہ بہت بڑے مسائل ہیں۔ میں واپس لیتا ہوں لیکن ان سنجیدہ مسائل کو اگر ہم خود اپنے اداروں کو Own نہیں کریں گے تو دوسرا صوبہ تو Own نہیں کرے گا۔ زیادتی جو ہمارے ساتھ ادھر سے ہو رہی ہو تو وہ تو ہو رہی ہے لیکن اگر ہم خود اپنے اداروں سے زیادتی کریں گے تو میرے خیال میں یہ عوام کی اس سے باہر ہے، لہذا اس چیز پہ بڑی سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اور تمام حکومتی ممبران سے بھی میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان چیزوں پر آپ نظر رکھیں، یعنی چالیس ارب روپیہ میرے خیبر بینک سے کیوں نکالا؟ آیا حکومتی ممبران کو پتہ ہے، آیا اسمبلی کو Brief کیا گیا ہے، آیا سٹینڈنگ کمیٹی میں یہ مسئلہ لایا گیا ہے، آیا ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ پیسہ ہم ادھر سے نکال رہے ہیں تو کس کس مد میں ہمیں فائدہ ہو رہا ہے؟ تو جناب سپیکر، یہ بڑا ضروری تھا اور میں واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میں واپس لے لیتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، میں واپس نہیں کرتا اس لئے کہ سوال 'جو' اور جواب 'گندم'، منسٹر صاحب ہماری بات ہی نہیں سنتے ہیں، میں نے کہا ہے کہ سکولوں کی بلڈنگیں تین چار چار سالوں سے بنی ہوئی ہیں، مہربانی فرما کر وہاں پہ پوسٹیں سینکشن کریں، سٹاف سینکشن کریں، کبھی فنانس والے Objections لگاتے ہیں کہ اس کا فلاں پیپر نہیں آیا ہے، اس کا نقشہ نہیں آیا ہے، اس کا انتقال نہیں ہے، اس کا فلاں نہیں ہے، تین تین سال سے سکولوں کی بلڈنگیں بنی ہوئی ہیں اور وہ تباہ و برباد ہو گئی ہیں، مجھے جواب یہ دیتے ہیں کہ Equipments کا ہم کر رہے تھے لیکن کورونا کی وجہ سے وہ رک گیا ہے، میں نے کب آپ سے Equipment مانگی ہے، پرائمری سکول میں کونسی Equipments کی ضرورت ہوتی ہے، مڈل سکول میں کونسی Equipments کی ضرورت ہوتی ہے؟ اور دوسری بات انہوں نے جو کی ہے سپیکر صاحب، آج جو اس قوم کے اوپر ایک پٹرول کا بم گرایا گیا ہے، یہ بہت بڑا ظلم ہے، چند مافیا کے لوگوں کو نوازنے کے لئے جنہوں نے اربوں روپے ایک رات میں کمائے ہیں، غریب عوام کے اوپر اتنا بڑا بوجھ ڈالنا جب پٹرول ڈیزل سستا ہو تو دو روپے ڈیڑھ روپیہ پیسوں میں سستا ہوتا ہے، جب مہنگا ہوتا ہے تو Thirty three percent اس قوم کے اوپر بوجھ ڈال دیا گیا ہے، تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ غریبوں کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں نلوٹھا صاحب! منسٹر صاحب نے وضاحت کی تھی کہ جو بھی ایسا ادارہ ہے جو Complete ہو گیا ہے یا Near to completion ہے تو انہیں ایک لفظ HR use کیا تھا کہ جو ان کو سٹاف کی ضرورت ہے وہ بھی ہم جلدی Provide کریں گے اور دوسرا Equipments میں فرنیچر ہوتا ہے او چیزیں ہوتی ہیں، جو تعلیمی اداروں کی ضرورت ہوتی ہیں، تو یہ آپ کی بات بالکل صحیح ہے کہ اس میں صرف ایک فنانس کا ایشو نہیں ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا بھی ایشو ہے اور سی اینڈ ڈبلیو کا بھی ایشو ہے، اس کو بیٹھ کر منسٹر صاحب! آپ کو دیکھنا چاہیئے کہ یہ تین ڈیپارٹمنٹس ہیں، اب آپس میں ان کی Coordination نہیں ہوتی جس کی وجہ سے بات ساری فنانس پہ آجاتی ہے لیکن سی اینڈ ڈبلیو Handover ہی نہیں کرتا کہ ایک بجلی کا میٹر رہتا ہے تو بھی وہ Handover نہیں کر رہا ہوتا، اس سے ایجوکیشن نے یہ سارے بنا کر بھیجنا ہوتا ہے، وہ بڑا ٹائم لگا لیتے ہیں، تو اس کو جی منسٹر صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب، یہ مسئلہ بڑا Important ہے جو نلوٹھا صاحب نے اٹھایا ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): سر، نہیں ان کا جو کوئسچن ہے، بڑا Valid question ہے اور پچھلے دنوں کیبینٹ میں بھی یہ بات آئی تھی کہ اس طرح کئی بلڈنگز بن جاتی ہیں، پھر اس کے بعد جب Pursue کیا جاتا ہے تو کبھی Finance observation لگاتا ہے، کبھی پی اینڈ ڈی Observation لگاتا ہے تو اس پہ وزیراعلیٰ صاحب نے Clear-cut instructions دی ہیں کہ جب آپ سمجھتے ہیں کہ Building completion کی طرف چلا جائے، جب پی سی ون، پی سی فور بنتا ہے، اس طرح جو اس کے ساتھ ساتھ آپ نے فوراً جو جو Sanction ہونی ہے یہ اس کے ساتھ ہو گی، یہ نہیں ہے کہ پھر بندہ اس کے پیچھے پیچھے پھرے گا، تو یہ Instructions جاچکی ہیں، جو پہلے کوتاہی ہوئی ہے وہ ہوئی ہو گی لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ جتنی بھی Buildings بنیں گی وہ ساتھ ساتھ چلیں گی، ان شاء اللہ ان کی Completions ہو گی، آپ کی بات بالکل صحیح ہے، ان شاء اللہ ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سر، میں بالکل واپس لے لیتا ہوں، شوکت یوسفزئی صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے، مجھے افسوس یہ ہوا ہے کہ میں نے تو سٹاف کی بات کی ہے، پوسٹوں کی بات کی ہے اور ایک اصلاح کی بات کی ہے، آگے سے مجھے منسٹر صاحب Equipments کا کہتے ہیں کہ کورونا کی وجہ سے رک گیا۔ سپیکر صاحب، آپ دیکھیں ٹیوب ویل جب تیار ہوتا ہے، آپ کے حلقے میں بھی نئے ٹیوب ویلز واٹر سپلائی سکیمیں لگی ہیں اور اس پر وال مین یا ٹیوب ویل آپریٹر کی پوسٹ Sanction نہیں ہوتی ہے تو لوگ پائپ اکھاڑ کر لے جاتے ہیں اور ٹیوب ویل خراب ہو جاتا ہے، گاؤں کے کسی بندے کو لگایا جاتا ہے، وہاں پہ ہفتے میں دس دن میں موٹر جل جاتی ہے، تو یہ پوسٹیں لیٹ ہونے کی وجہ سے Sanction نہ ہو جانے کی وجہ سے قوم کے پیسے کا اتنا بڑا ضیاع ہوتا ہے، اس لئے میں نے کہا ہے کہ یہ مہربانی کریں کہ اس کے لئے کوئی طریقہ کار جس طرح شوکت صاحب نے بتایا ہے۔

جناب سپیکر: تو Withdraw کرلی آپ نے؟

سردار اورنگزیب: میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: Thank you, withdraw ہو گئی۔ منسٹر صاحب، جی جی، منسٹر فنانس۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، جیسے آپ نے بھی دی، میں صرف Reinforce کرنا چاہتا ہوں، شاید وہ سن نہیں رہے تھے کہ جب میں نے کہا کہ HR، HR کا مطلب

سٹاف ہی ہوتا ہے اور یہی میں نے مانا کہ ان چیزوں میں اور Delay آتا ہے اور آپ سے بہتر کوئی Explanation جناب سپیکر، نہیں دے سکتا اور جیسے منسٹر لیبر نے بھی کہا کہ اس پر کام کرنا ہمارے لئے ہی اتنا ضروری ہے جتنا انہوں نے کہا ہے، توان کو Reassure کراتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔ میر کلام خان صاحب۔

Mr. Mir Kalam Khan: Ji, withdrawn.
Mr. Speaker: Thank you. Shagufta Malik Sahiba.
Ms. Shagufta Malik: Ji, withdrawn.
Mr. Speaker: Thank you. Sobia Shahid Sahiba.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے لیکن وہ آدھا ہے، میں نے گزشتہ دنوں صوبائی اسمبلی کے سامنے نجی تعلیمی اداروں سے وابستہ اساتذہ کرام ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوئے تھے، اس وقت ڈیڑھ لاکھ اساتذہ بے روزگار ہو گئے ہیں جبکہ ایف ای ایف، فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے پاس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثوبیہ شاہد صاحبہ! میں آپ کی معلومات کے لئے، یہ سٹیٹ بینک نے تمام پرائیویٹ سکولز کے لئے یا جیسے بھی ایسے ادارے ہیں، ان کے لئے تین مہینے کے لئے Loan انہوں نے کہا ہے کہ آپ سیلری کے پیسے بینک سے لے لیں اور اس کے بعد جب آپ Return کر لیں تو کئی سکولز وہ Loan لے رہے ہیں سٹیٹ بینک سے اور وہ ایک سکیم Already آچکی ہے، سٹیٹ بینک کی طرف سے شروع میں آگئی تھی، کل یا پرسوں اس کی Last date ہے، تو جن سکولوں کو سیلری میں، چونکہ فیسیں نہیں آرہی ہیں اور سکولز بند ہیں، سٹاف کو سیلری نہیں مل رہی ہے، تو سٹیٹ بینک آف پاکستان نے، عمران خان صاحب نے اس پر Intervene کیا تھا تو پھر انہوں نے یہ ایک سکیم دی کہ یہ تعلیمی ادارے یا اور کوئی ایسے ادارے جن میں سٹاف ہے لیکن آمدنی بند ہو چکی ہے، تو وہ Loan لے سکتے ہیں اور وہ Four percent کے اوپر Loan ہے بہت ہی کم اس کی Markup ہے، تو یہ ایشو ان شاء اللہ حل ہو جائے گا اسی طریقے سے۔
Withdrawn?

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ اگر اس کا Notification دیں کیونکہ غریب عوام ہیں، بار بار آرہے ہیں تو میں ان کو Clear کر دوں۔ میں اپنی طرف سے جو کٹ موشن ہے وہ Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Since, all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 1,

therefore, the question before the House is that Demand No. 1 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted.

تمام ممبرز سے میں پھر گزارش کروں گا کہ ممبرز کا یہ Consensus ہے کہ آج اس کو Windupکرتے ہیں توSpeedilyچلیں اور شارٹ شارٹ جو آپ کے پوائنٹس ہیں، ضرور پیش کریں کٹ موشنز کے اوپر لیکن ٹائم بچانے کی بھی کوشش کریں۔

P & D Department, Demand No. 2: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 2. Finance Minister, please.

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 کروڑ 61 لاکھ 10 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران، Sorry یہ میں غلط والا جو ہے پڑھ رہا تھا۔ جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران Planning & Development / Bureau of Statistics کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 30/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Planning & Development, Bureau of Statistics.

کٹ موشنز: ثمر ہارون بلور صاحبہ، نہیں ہیں۔ جناب خوشدل خان صاحب، ایم پی اے۔

Khushdil Khan Sahib, cut motion on Demand No. 2.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب کٹ موشن کس کی ہے؟

جناب سپیکر: پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کی۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب، دس روپے کی کٹوتی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mian Nisar Gul Sahib.

میاں نثار گل: جناب بارہ روپے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twelve only.

عنایت اللہ خان صاحب نہیں ہیں۔ جناب سردار حسین بابک صاحب، ڈیمانڈ نمبر 2۔

جناب سردار حسین: جناب، دس روپے کی کٹوتی پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Mehmood Ahmad Khan, MPA.

جناب محمود احمد خان: دس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Sahibzada Sanullah Sahib, MPA, to please

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، پانچ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five only. Ms Shagufta Malik.

محترمہ شگفتہ ملک: پانچ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five only. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, MPA.

سردار اورنگزیب: بیس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Ms. Shahida, MPA, to please move.

محترمہ شاہدہ: میں دس روپے کٹوتی پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Sobia Shahid Sahiba, MPA, to please move her cut motion.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Ji, Khushdil Khan Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، ظاہر ہے کہ ڈیپارٹمنٹ، Planing & Statistics, it is very important Department کیونکہ بنیاد یہاں سے ہی شروع ہوتی ہے جو بھی اے ڈی پی ہوتی ہے یا جو سکیم ہوتی ہے، وہ پلاننگ سے ہوتی ہے لیکن جتنی اس کی Importance

زیادہ ہے اتنی ہی ان کی کارکردگی ناقص ہے، کوئی آج ایک پلاننگ کرتا ہے تو دوسرے دن اس کو ختم کر دیتا ہے، تو ایسے حالات میں ایسے ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے، منسٹر کو چاہیئے، ان کے آفیسرز کو چاہیئے کہ وہ اس پر توجہ دے دیں اور اچھی پلاننگ کر لیں۔ میں، ابھی یہ اکبر ایوب صاحب نے یہاں پر ایک دوسری اسمبلی لگائی ہے ایوب صاحب نے، پتہ نہیں کہ یہ ملتے ہیں یا نہیں ملتے لیکن اکبر ایوب صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب! آپ پلیز۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں، یہ ساروں کی، یہ منسٹرز ملتے ہی نہیں ہیں، یہاں پر اسمبلی لگا لیتے ہیں، اس کمرے میں تو لگاتے ہیں لیکن ہماری بات سننے کے لئے، میں ان کے نوٹس میں لے آتا ہوں اکبر ایوب صاحب کی کہ پلاننگ کی بات کر رہے تھے۔ سر، میرے حلقے میں دو سکولز ہیں جو پریویس حکومت نے کہ ان کو Sanction کئے تھے، ان کی بلڈنگز، اس کو ہم پشتو میں خوڑ کہتے ہیں، اب پتہ نہیں کہ اردو میں خوڑ کو کیا کہتے ہیں؟ یعنی کہ پانی میں اس کی بنیاد رکھی ہے اور اب وہ سارا چونا موناا اس سے اتر گیا، تو یہ پلاننگ ہوتی ہے، اور ابھی تک وہ سکول خالی ہے، تو اگر یہ پلاننگ ہم بہت سوچ سمجھ سے کرتے تو اس سے ہماری قوم کے پیسے کی بچت بھی ہو جاتی، Already ہمارا صوبہ بھی غریب ہے، ہماری فنانشل پوزیشن بھی کمزور ہے Otherwise پھر میں مجبوراً واپس لے لیتا ہوں کیونکہ کیا فائدہ ہے؟ کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: سر، میرا بڑا Simple سا سوال ہے کہ صوبے میں جتنے اضلاع ہیں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ جو کہ اس وقت غربت پر دیتا ہے، آبادی پر دیتا ہے یا پسماندگی پر دیتا ہے؟ کیونکہ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ پر پورے صوبے کا حق ہوتا ہے۔ منسٹر صاحب سے یہ سوال ہم کر رہے ہیں کہ جتنے بھی اضلاع ہیں، آیا غربت پر آپ پیسہ دیتے ہیں، آیا آبادی پر دیتے ہیں، آیا کس حساب سے؟ یہ اے ڈی پی ہمارے ساتھ پڑی ہوئی ہے، اس کے متعلق ہم نے سوال کرنا تھا۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میں کٹ موشن واپس لیتا ہوں لیکن منسٹر فنانس سے بھی یہ ریکویسٹ ہے اور صوبائی حکومت سے بھی ریکویسٹ ہے کہ آپ پٹرولیم مصنوعات میں یہ جو اضافہ ہوا ہے، ایک رات میں 25 روپے لیٹر جناب سپیکر، دیکھیں ہم سارے سمجھتے ہیں کہ یہ بڑی بڑی کمپنیوں نے پچھلے بیس دن Stock کیا، کروڑوں لیٹر پٹرول انہوں نے Stock کیا، اب ایک رات میں ان کو 25 روپے Per liter،

یہ ظاہر ہے گفٹ دے دیا گیا، اب حکومتیں تو اس طرح فیصلے نہیں کرتی ہیں، یہ Writ of the government کی کمی نہیں تھی کہ پٹرول جب سستا ہو گیا تو غائب ہو گیا، عوام نے تو نہیں پوچھنا تھا، ما فیاز کا مقابلہ کس نے کرنا تھا؟ عمران خان صاحب کو جب لوگ لے آئے، نواز شریف کو Reject کیا، پیپلز پارٹی کو Reject کیا، جمعیت کو Reject کیا، ANP کو Reject کیا اسی وجہ سے کہ کرپشن کا خاتمہ ہو گا، مافیا پر ہاتھ ڈالا جائے گا، اس طرح کے ڈرامے جو ماضی میں ہوتے رہے وہ ڈرامے نہیں ہونے چاہیئے تھے۔ آپ اندازہ کریں جناب سپیکر، کہ ایک رات میں بڑی کمپنیوں کو 60 ارب کا فائدہ پہنچایا گیا، اب یہ تو اللہ کے نام پر نہیں ہوا ہو گا ناں، جناب سپیکر، میں الزام تو نہیں لگاتا لیکن 25 روپے اضافہ آج تمام پٹرول پمپس پر تیل Available ہے، جناب سپیکر، یہ سارا کچھ کھلے عام ہو رہا ہے، تو میری یہی تجویز ہے اور حکومتی ممبران اتفاق بھی کریں گے کہ آج ہمارا ایک احتجاج جانا چاہیئے صوبائی حکومت، صوبائی اسمبلی کی طرف سے کہ ہمیں یہ فیصلہ نامنظور ہے اور یہ ہماری منصوبہ بندی پر بری طرح اثر انداز ہوا ہے یہ فیصلہ، اگر 25 روپے ایک لیٹر ایک رات میں اضافہ ہوتا ہے، آپ خود اندازہ کریں اپنے BoQ کے ریٹس، اپنے CSR کے ریٹس کو یہ کتنا متاثر کرے گا؟ جناب سپیکر، تو میں واپس لیتا ہوں لیکن میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آج ایک قرارداد ہمیں پاس کرنی چاہیئے کہ افغانستان دیکھیں ہمارا پڑوس ہے، جنگ زدہ ملک ہے، 65 روپے وہاں مل رہا ہے، 65 روپے، یہاں آپ دیکھیں، تو یہ بڑی زیادتی ہے جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب محمود احمد خان صاحب۔

<u>جناب محمود احمد خان</u>: تھینک یو جناب سپیکر، آپ کو بھی مبارکباد دیتے ہیں جناب سپیکر، جو آپ کا ٹیسٹ Negative آ گیا ہے، ریکویسٹ ہے آنریبل فنانس منسٹر کو، خالی دو باتیں کرنی تھیں۔ جناب سپیکر، ایک روڈ تھا اے ڈی پی میں، ٹانک ڈسٹرکٹ کا جو ابھی تک مکمل نہیں ہو چکا لیکن پھر بھی وہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے اس کو نکال دیا ہے اپنے اس سے، ابھی اس کے پیسے بھی پڑے ہیں، اگر فنانس منسٹر اس کو Ensure کرائیں کہ اب اس کا کیا طریقہ کار ہو گا؟ جو ایک روڈ دو سال چلتا رہا، ابھی پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے اے ڈی پی سے نکال دیا ہے، اس کے پیسے بھی پڑے ہیں لیکن روڈ کمپلیٹ نہیں ہے، ٹھیکیدار نے کام نہیں کیا، ریکویسٹ کریں گے کہ اس کا کیا طریقہ کار ہو گا؟ دوسرا جناب سپیکر، اسی طرح ممریز سکول، جناب حیدر خان ہوتی صاحب ادھر چیف منسٹر تھے، اس نے ٹانک میں دیا تھا، ابھی تک وہ اسی طرح پینڈنگ پڑا ہے، آدھا کام ہوا ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ تقریباً آٹھ آٹھ، دس دس سال سے ایک کام پینڈنگ ہوتا ہے، اس کا طریقہ کار

کیا ہوتا ہے؟ آخر ایک مسئلے کا حل تو نکالنا پڑتا ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سے ایشوز ہیں، اگر منسٹر صاحب اس پر بات کر لیں، میں اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں ایلوکیشن کی بات کروں گا اور میرا گلہ یہ ہے، بلکہ ہم سب بھائیوں کا گلہ یہ ہے کہ جو ٹریژری بنچز میں ہیں، ان میں بعضوں کا یہ گلہ ہے-2014 ,2013-14 15 کی اے ڈی پی میں جو سکیمیں آئی تھیں، میرے حلقے کے بھی 2015-16 کی سکیمیں ہیں، 2014-15 کی سکیمیں ہیں، دو سکیمیں ایسی ہیں جن کے لئے ہر سال ایک کروڑ روپے رکھے جاتے ہیں وہ 47 کروڑ روپے کے پراجیکٹ میں ایک کروڑ روپے سالانہ دیتے ہیں جناب سپیکر صاحب، جس میں نہاگ درہ فیز ون، سلطان خیل درہ، کارو درہ، لقمان بانڈہ وغیرہ جو سکیمیں ہیں، اس میں ہمارے اقتدار میں بیٹھے ہوئے ایک بھائی، اعظم خان کی ایک سکیم بھی شامل ہے، 332 ملین اس کے بقایا ہیں، 332 ملین میں اس سال ہمارے لئے پندرہ ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، 2017-18 میں، 2016-17 میں بلکہ 2018-19 میں جو سکیمیں رکھی گئی ہیں، ان کو Fully funded کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہماری یہ درخواست ہے کہ ہمارے جو اقتدار بنچ کے بھائی ہیں، اگر ان کی سکیمیں ایک دو سال میں مکمل ہوتی ہیں تو کم از کم ہماری سکیمیں پانچ سال میں مکمل کریں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اقتدار کے مزے ہوتے ہیں اور ہمارے حزب اختلاف کی مجبوریاں ہوتی ہیں، ہم اپنی مجبوریاں بھی سمجھتے ہیں لیکن کم از کم فرق کریں، بے شک کریں لیکن کم از کم اتنا بھی ظلم تو نہ کریں، تو اس کے لئے یہ میری ریکویسٹ ہو گی کہ جو نہاگ درہ کی سکیم ہے، اس کے لئے تین کروڑ روپے رکھے گئے ہیں، وہ نہاگ درہ فیز ون اسی سال مکمل ہو جائے گی تو اسی میں میری درخواست ہو گی، اگر میرے یہ صاحبان، منسٹرز صاحبان، ان کے ہاتھ میں نہیں ہے تو میری طرف سے یہ ریکویسٹ چیف منسٹر صاحب تک پہنچائیں کہ وہ ہماری جو سکیم ہے، کم از کم اس کو Fully funded کر دیں اور یہ کہ اسی کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن واپس لے لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you very much. Shagufat Malik.

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: تھینک یو سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، پی اینڈ ڈیپارٹمنٹ بہت Important ministry ہے اور جب بھی پلاننگ ہوتی ہے، ظاہری بات ہے بغیر پلاننگ کے جب بھی کام ہوتے ہیں تو ان کا حشر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ بی آر ٹی کا ہے اور بی آر ٹی بھی بغیر پلاننگ کے ظاہری بات ہے اس میں میں پی اینڈ ڈیپارٹمنٹ کو ضرور Criticize کروں گی، اس حوالے سے ایک میری گزارش حکومت کو

ہے، یہاں پر منسٹرز بیٹھے ہیں کہ پی اینڈ ڈیپارٹمنٹ کے جو ملازمین ہیں، جو ایمپلائز ہیں کیونکہ پی اینڈ ڈی کے پاس بہت پراجیکٹس آتے ہیں، این جی اوز کے ساتھ ان کا بڑا تعلق ہوتا ہے قریبی، تو وہاں پر جب یہ جاتے ہیں کیونکہ ان کو لاکھوں کی سیلری ملتی ہے تو وہاں پر یہ ٹھیک ٹھاک کام کرتے ہیں، ان کی پلاننگ بھی ہوتی ہے، وہاں پر یہ لوگ سروے بھی کرتے ہیں، ان کے پاس ڈیٹا بھی ہوتا ہے، سارا کچھ ان کو یہ دیتے ہیں این جی اوز کو لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ سرکار ان کو پیسہ بھی دیتی ہے، سرکار ان کو اتنی زیادہ مراعات، Facilitiesان کو دیتی ہے، اس کے باوجود وہ کام جو یہ پرائیویٹ این جی اوز کے لئے کرتے ہیں وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے لئے نہیں کرتے، تو اس پر میرا کوسچن ہے اور میں یہی بات پی اینڈ ڈی کمیٹی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہوتی ہے، اس حوالے سے بھی میرے کافی ایشوز ہیں جن کو ہم Highlight کریں گے لیکن اس حوالے سے میں یہی بات کروں گی کہ حکومت کو چاہیئے کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ پر بہت کام کرنے کی ضرورت ہے، پی اینڈ ڈی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ تھینک یو جی، میں واپس لیتی ہوں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ اس صوبے کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، اگر یہ محکمہ ٹھیک ہو جائے اور حکومت اس کو ٹھیک کرلے تو اس صوبے کے بہت سارے مسائل Automatically ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر منسٹر صاحب بتائیں گے شاید کہ کیا اس سال، پچھلے سال کا جو فنڈ تھا، ترقیاتی فنڈ، کیا وہ Lapse ہوا ہے یا ویسے اخباروں میں خبریں چل رہی ہیں؟ دیکھیں سپیکر صاحب، ایک بی آرٹی کو آپ دیکھ لیں، غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے اس صوبے کا اربوں روپیہ تباہ ہو گیا، آج بھی میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت اس محکمے کے اوپر توجہ دے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے کی معیشت ٹھیک ہو سکتی ہے، مالی بحران جو ہمارے صوبے کا ہے اس سے ہم نکل سکتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بھی منسٹر صاحب بتائیں کہ اس سے پہلے تو پچھلے پانچ سال یہاں پر تحریک انصاف کی حکومت تھی، مرکز میں پاکستان مسلم لیگ کی حکومت تھی اور یہاں پر منسٹرز صاحبان اٹھ کر کہتے تھے کہ مرکز ہمیں پن بجلی کا جو خالص منافع ہے این ایف سی میں ہمیں وہ نہیں دے رہا ہے، تو آج تو دو سالوں سے تحریک انصاف کی یہاں پر حکومت ہے، تو کیا حکومت نے اور اس کی منصوبہ بندی کوئی کی ہے کہ ہمارے جو حقوق ہیں اس صوبے کے، غریب صوبہ ہے، وہ مرکز سے کس طرح ہم لیں گے؟ اس کی منسٹر صاحب وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ شاہدہ صاحبہ، ایم پی اے۔

محترمہ شاہدہ: شکریہ سپیکر صاحب، پہلے تو میں آپ سے، کیونکہ شکر ہے الحمد للہ کہ آپ صحت یاب ہو کر ہاؤس میں واپس آ گئے ہیں، باقی سب کے لئے بھی دعا کریں گے کہ جلدی صحت یاب ہو جائیں۔ اچھا سپیکر صاحب، اس محکمے کی کارکردگی ناقص ہے، اس کی کوئی پلاننگ نہیں ہوتی، بغیر پلاننگ کے یہ کام کرتا ہے جو بعد میں ناکامی کا سبب بنتی ہے۔ میں یہ سمجھ رہی ہوں کہ اس پر لوگ کیوں اتنے سوال اٹھا رہے ہیں؟ یہ حکومت اس کی کارکردگی صحیح کیوں نہیں کرتی؟ بعد میں میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، اگر یہ میں کہوں کہ سارے مسئلوں کی جڑ بھی یہی پلاننگ ہے کیونکہ پلاننگ ایک سال کے لئے یا بیس سال کے لئے ہوتی ہے، اس صوبے کے عوام کے لئے اس کے آنے والی نسل کے لئے لیکن ابھی تک اس ڈیپارٹمنٹ نے کوئی بھی تسلی بخش کارکردگی نہیں کی، اس کو چاہیئے کہ سارے ایم پی ایز کو بلائے اور ہر ایم پی اے سے اس کی آبادی کے مطابق اس کی جو آبادی ہے، لوگوں کو کس چیز کی ضرورت ہے، ہیلتھ کی ضرورت ہے، ڈسپنسری وغیرہ کی کہ نہیں ایجوکیشن کی یا پولیس سٹیشن کی؟ اس کے مطابق یا کہ کسی راستوں کی ضرورت ہے، پانی کی ضرورت ہے بجلی کی؟ ہر ایک ایم پی اے کو بلائے، اس کے بعد وہ اے ڈی پی بنائیں، اس کے بعد وہ بجٹ بنائیں اور یہ کریں لیکن جو اے ڈی پی کی بک ہے، اس میں تو یہی لگ رہا ہے، اس نے ایک دو بندوں کے ساتھ بیٹھ کر بنایا ہے، باقی سارے علاقوں کو نظر انداز کر دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے لوئر دیر میں کوئی بھی ایلوکیشن اس اے ڈی پی میں نہیں ہے، صرف ایک ہی ہے کہ اس میں Feasibility کو دیکھا جائے، باقی اس میں کوئی بھی ہمارا جو لوئر دیر اور اپر دیر کا علاقہ جو ہے، پاکستان تو 1947 میں آزاد ہوا ہے لیکن دیر جو ادھر نواب کی حکومت تھی، وہ بارہ سال اس سرکار سے ہم پیچھے ہیں، مطلب جتنے بھی ترقیاتی پراجیکٹس ہیں، ان سے ہم بارہ سال پیچھے ہیں، اس لئے ہماری عورتیں ابھی بھی مٹکوں میں پانی نیچے آتی ہیں اور اوپر لے کر جاتی ہیں، ابھی بھی ان کے گھروں میں پانی نہیں ہے، بجلی نہیں ہیں، راستے نہیں ہیں اور اس کے باوجود ہمارے ساتھ ہر سال زیادتی ہوتی ہے۔ یہ Last tenure میں تو ہم عنایت اللہ خان کے شکر گزار ہیں کہ پھر بھی کچھ نہ کچھ ہمارے ڈسٹرکٹ کو آ رہا تھا لیکن جب سے ہمارے دیر نے پی ٹی آئی کے ممبران کو منتخب کیا ہے جناب سپیکر صاحب، ہمارے ساتھ یہ دوسرا سال ہے بہت زیادتی ہو رہی ہے اور ہمارے دیر کو جس پہ ہمارا حق بھی ہے، اس کو بالکل نظر انداز

کر دیا ہے۔ جو اس نے اے ڈی پی بنائی ہوئی ہے اور آگے سے ان کے لئے ضمنی بجٹ پیش کیا جا رہا ہے تو ہم بالکل ہم اس کا ساتھ نہیں دیں گے۔

Mr. Speaker: Thank you. Minister Finance, to respond, please.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، میں دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں ان معزز ممبرز کا جنہوں نے پوائنٹس بتائے، میں ایک دو جنرل باتیں ان سے کروں گا کہ Obviously جو Annual Development Program ہے، اگر تنقید کی نظر سے دیکھا جائے تو بہت سی چیزیں Improve کی جا سکتی ہیں اور بہت سی چیزیں Improve کی گئی ہیں۔ اس سال چیف منسٹر صاحب نے خود کوشش کی ہے کہ اس سال تمام ایم پی ایز سے Input لے کر ان کی جو Priorities ہیں، جو Needs ہیں، وہ Reflect کی جائیں اور میرے خیال میں کافی حد تک کی گئی ہیں لیکن اگر ہم نے Further اس کو Improve کرنا ہے تو کچھ Responsibility ہم سب نے لینی ہے جو اس کے Planning process میں جو ایشوز ہیں جناب سپیکر، اگر میں Generally وہ بتاؤں تو دو تین اس پہ تنقید ہوتی ہیں، نمبر ایک یہ کہ یہ بانٹ دی جانی چاہیئے پاپولیشن کے حساب سے، اس سے With due respect میں تھوڑا سا اختلاف کرتا ہوں، Fair distribution تو ہونی چاہیئے لیکن ہمیشہ گورنمنٹ کی Strategic needs ہوتی ہیں اور جو پیسے لگتے ہیں وہ صرف اے ڈی پی سے نہیں لگتے، کچھ پیسے کرنٹ بجٹ سے لگتے ہیں، کچھ پیسے جو ہیں وہ پی ایس ڈی پی سے لگتے ہیں اور کچھ آپ Delivery کے حساب سے دیتے ہیں، تو آپ کو کہیں نہ کہیں چیزیں Prioritize کرنا پڑتی ہیں، مثلاً آپ دیکھ لیں جب Tourism portfolio بن رہا تھا تو وہ سات ڈویژن میں تقسیم نہیں ہوا، اس کا Focus ملاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن ہی رہا، اس ٹائپ کے Strategic فیصلے جو ہیں وہ لینے پڑتے ہیں، ایک تو یہ پوائنٹ۔ دوسرا یہ پوائنٹ کہ اگر ہم یہ دیکھیں کہ ایلوکیشن کیوں Individual project کے لئے کم ہوتی ہے؟ اس میں Let's call a spade a spade، ہم سب کی غلطی ہوتی ہے کیونکہ ہم سب چاہتے ہیں کہ ہر سال نئے پراجیکٹس آئیں، جتنے نئے پراجیکٹس آتے ہیں اتنی پھر Spreading ہوتی ہے، اس میں ہمیں As a House بھی تھوڑا سا پھر ڈسپلن ہونا پڑے گا، کرنا پڑے گا کہ ہم یہ دیکھیں کہ ایلوکیشن جو ہے وہ کیسے Focus ہو ان پراجیکٹس پہ جہاں پہ زیادہ ان کا Impact ہو۔ اگر آپ یہ کتاب بھی دیکھ لیں، اس پہ میں بتا سکتا ہوں کہ ہماری پچھلی کیبنٹ میں وہ بات ہوئی تھی کہ اگر ہم تھوڑا سا اس کو Sectoral plan سے Link کریں کہ ہمیں آیا نئے سکولز کی ضرورت ہے یا نہیں ہے، نئے بی ایچ یوز کی ضرورت ہے یا نہیں ہے؟ یا اگر ہے بھی، ہمیں Trade-off کرنا ہے کہ جو

ہسپتال ہیں پہلے ان میں پیسہ لگائیں، اب چونکہ ہم سب صرف اپنے حلقے کا سوچیں گے، Obviously ہمیں اپنے حلقوں کا سوچنا ہے تو پھر یہی ہو گا کہ سکیمز آئیں گی اور ہر سکیم میں ہماری Individual خواہش کے مطابق ایلوکیشن نہیں ہو گی۔ تو یہ میرے خیال میں دو تین General points بتانا ضروری ہوتے ہیں، Perfect کوئی کتاب نہیں ہوتی لیکن جیسے Last year ہم نے Throw-forward کم کرنے کی کوشش کی، اس سال ہم نے کسی حد تک نئی سکیمز ڈالنے کی کوشش کی، تو جتنا ہم Collectively وہ کام کریں گے تو اتنی ان میں ایلوکیشن زیادہ ہو گی، انہی چیزوں پہ بات کی تھی خوشدل خان صاحب نے بھی۔ نثار گل صاحب نے یہ ایلوکیشن پراسیس کا پوچھا تھا، سوال کیا کہ یہ کیسے ہوتا ہے؟ ان سب فیکٹرز کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک جو بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہم نے کہ ایک اے ڈی پی پالیسی بنائی جس نے اس ایلوکیشن کے پراسیس کو زیادہ Transparent بنانے کی کوشش کی اور یہ سارے فیکٹرز جو میں نے بیان کئے ان کو ڈالا اور مجھے خوشی یہ ہے کہ وہ پالیسی اب As a live policy استعمال ہو رہی ہے کیونکہ وہ پالیسی پچھلی کیبنٹ میں Amend ہو کر اس کا پراسیس بھی آسان کرنے کے لئے Improve ہوا، تو اس میں At policy level جتنی Feedback اپوزیشن ممبرز کی ہو گی وہ ہم بالکل Into consideration لیں گے تاکہ جتنا ہم اس کو As a policy at a structural level بہتر کریں گے تو اتنا وہ بہتر ہو گا۔ بیٹنی صاحب نے ایک سکیم کی بات کی، ان شاء اللہ ہم کوشش کرتے ہیں، اگر کوئی سکیم Mistake سے ہٹائی گئی ہے تو اس کو دیکھا جائے وہ ڈیپارٹمنٹ ہٹاتا ہے لیکن اگر وہ سکیم Midway ہے یا وہ ڈالی جا سکتی ہے In the middle of the year as a non ADP scheme تو وہ ہم ڈال دیں گے۔ ثناء اللہ صاحب نے بات کی کہ ان کی ریکویسٹ چیف منسٹر صاحب کو Forward کی جائے، بالکل جی Noted اور آپ دیں، وہ چیف منسٹر صاحب کو Forward کرتے ہیں۔ جو انہوں نے ایلوکیشن کی بات کی، تو وہ میں نے Already generally جواب دے دیا ہے۔ مس شگفتہ ملک نے پی اینڈ ڈی کی ریفارمز کی بات کی، بالکل ڈیپارٹمنٹس میں ریفارمز ہونی چاہئیں، ہمارے بڑے Dynamic ACS ہیں، انہوں نے یہ ریفارمز پراسیس شروع کیا ہے اور اسی پہ انہوں نے Presentation دی تھی جو کہ Cross department effort ہو گی کہ ہم ڈیپارٹمنٹ کے KPIs بنائیں گے، پراجیکٹس کے KPIs بنائیں جائیں اور یقیناً ہم اس سال دو چیزوں کی کوشش کریں گے، ایک یہ کہ خاص طور پہ جو نئے پراجیکٹس کے PC-I اور ان کی Approval جلدی ہو تاکہ ریلیزز میں جو

Bottleneck ہے یہ ایک بہت بڑا ہوتا ہے، وہ Solve کیا جائے لیکن یہ صرف پی اینڈ ڈی کا کام تو نہیں ہو سکتا یہ تو تمام Individual departments کا کام ہو گا اور مجھے یاد ہے کہ پہلے بھی کسی نے کہا تھا، میرے خیال میں نلوٹھا صاحب نے کہا تھا کہ یہ ہمارا کام تو نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم ان PC-Is کے پیچھے بھاگتے ہیں، یہ گورنمنٹ اس پہ کوشش کرے گی کہ تمام ڈیپارٹمنٹس جو ہیں، جو انہوں نے Portfolios دیئے ہیں کہ پہلے کوارٹر میں ہی وہ کوشش کریں کہ نئے پراجیکٹس کے PC-Is تیار ہوں، PDWP کو وہ جائیں اور نہ صرف یہ کہ تیار ہوں بلکہ ان کی کوالٹی بھی ایسی ہو کہ وہ آگے پیچھے نہ جائیں اور پھر جو Over arching departments ہیں ان کا کام یہ ہے کہ غیر ضروری طور پہ وہ ان PC-Is کو آگے پیچھے نہ بھیجیں، ان کو پراسیس کریں کیونکہ یہ پورے صوبے کا کام ہے۔ تو میرے خیال میں جو ریفارمز کی انہوں نے بات کی، یہ بہت ضروری ہے، پی اینڈ ڈی میں اس لئے ضروری ہے اور اس کو دیکھا جا سکتا ہے۔ بہت سے ممالک میں تو ابھی پلاننگ کا ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہی نہیں ہے، ایک Integrated treasury department ہوتا ہے کیونکہ پیسہ جو ہے وہ پیسہ ہوتا ہے لیکن ہم پاکستان کی روایات کو دیکھ کر ہی بالکل پی اینڈ ڈی کی ریفارمز میں یہ دیکھ سکتے ہیں کہ زیادہ Dynamism لے آئیں، اس پوائنٹ پہ میں End میں واپس ضرور آؤں گا۔ نلوٹھا صاحب نے فنڈز کے Lapse ہونے کی بات کی، یہ بات میں اس بجٹ سیشن میں کافی بار Clear کر چکا ہوں کہ Funds lapse نہیں ہوئے، ہو سکتا ہے کہ کسی Individual project کے لیول پہ ہو وہاں ڈیپارٹمنٹ کی یا اس پراجیکٹ کی Oversight کی Inefficiency شاید آتی ہے، Overall جناب سپیکر، جیسے میں نے کہا ہمیں 160 ارب کا فنڈز کا Deficit برداشت کرنا پڑا، ہم نے اس میں چیف منسٹر صاحب کی سربراہی کے نیچے یہ فیصلہ کیا کہ ہم فنڈز کی Utilization maximize کریں گے اور اگر ہمیں فنڈز کی Utilization maximize کرنے کے لئے اپنی Overdraft limit بھی استعمال کرنی پڑے، ہم استعمال کریں گے، اس کی ضرورت نہیں پیش آئی لیکن تاکہ یہ Clear ہو کہ یہ گورنمنٹ بڑی Clear ہے اس پہ کہ پیسوں کی Utilization کی Efficiency پہ ہم بالکل Compromise نہیں کریں گے۔ مس شاہدہ نے بھی Improvement of planning کی بات کی اور Again میں نے کہا کہ یہ گورنمنٹ کی بھی Priority ہے، یہاں پہ بالکل پلاننگ کے پراسیس میں جو خامیاں ہیں وہ اس ہاؤس میں بھی Raise کی جائیں تاکہ اس ٹائپ کا Positive pressure ہی ہے، وہ اداروں کی کارکردگی کو بہتر کرتا ہے اور اسی طریقے سے مسز ثوبیہ

ملک نے دو باتیں کیں لوئر دیر کے لحاظ سے بھی لیکن ایک اور جو، Sorry مسز ثوبیہ شاہد نے جو بات کی اور انہوں نے کہا، بلکہ تمام لوگوں نے کہا، سوال کیے کہ جو کٹ موشنز پہ بات ہو رہی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی تسلی بخش نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا Precise کریں تاکہ ہم آگے چلیں، ابھی یہ تیسری ڈیمانڈ ہے ابھی تک جی، بس To the point ان کو دیں اور ریکویسٹ کریں تاکہ Withdraw کریں اور ہم آگے چلیں۔

وزیر خزانہ: یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ اگر تسلی بخش نہیں ہے ڈیپارٹمنٹس کی کارکردگی تو پھر ہم ان کی تنخواہیں زیادہ کرنے کی پیشکش بار بار اپوزیشن سے کیوں ہو رہی ہے؟ But I think بڑے اچھے پوائنٹس Raise ہوئے تو میں نے کوشش کی ہے کہ جلدی جلدی بتاؤں اور ان شاء اللہ ان کے ساتھ بیٹھ کر کیونکہ پلاننگ تمام جو ممبرز ہیں، ان سب کے لئے بڑی Importance رکھتا ہے، تو ریکویسٹ ہے کہ ہم بیٹھیں Individual problems identify کریں، Solve کریں اور تمام ممبرز سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ جو کٹ موشنز ہیں یہ واپس لیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میاں نثار گل صاحب، Withdraw؟

میاں نثار گل: جی، ایک میں نے پہلے بھی بہت کم بات کی تھی، جو اچھی بات ہو میں پی اینڈ ڈی کا بھی اور حکومت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، جب جرگہ ہوا آپ لوگوں کا اور اپوزیشن کا تو وزیر اعلیٰ ہاؤس سے ہمیں فون آیا کہ آپ لوگ ہمیں سکیمیں دے دیں، ہم نے سکیمیں دے دیں، جو میں نے ابھی کہا کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کس طرح دیتا ہے، غربت پہ دیتا ہے یا پسماندگی پہ؟ میں حکومت کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو سکیمیں ہم نے دی تھیں، وہ بالکل اسی طرح Identify ہوئی تھیں، ہم نے پسماندگی کے لحاظ سے اور غربت کے لحاظ سے نوٹس دیئے، تو جو اچھا کام ہو گا بحیثیت ممبر حلقے کا، میں ان کا شکریہ ادا کروں گا کہ جو میں نے دیکھا اور اس لئے میں نے دس روپے کی کٹ موشن دی تھی کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے اس دفعہ ہمارے ساتھ بہت اچھا کیا ہے، اللہ کرے کہ اسی طرح چلتا رہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، Withdraw کر لی آپ نے؟

میاں نثار گل: جی کر لی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، بیٹنی صاحب چلے گئے۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: Withdrawn, Sir. پہلے Withdraw کی تھی۔

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: جی واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سر، واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ شاہدہ صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ: Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

Ms. Sobia Shahid: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Thank you. Since, all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 2; therefore, the question before the House is that Demand No. 2 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 3: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 3.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو جی۔ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 کروڑ 61 لاکھ 10 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 03 crore, 61 lac, 10 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Information Technology.

'Cut Motions': Mr. Ahmad Kundi.

احمد کنڈی صاحب چلے گئے، ثمر ہارون بلور صاحبہ نہیں ہیں۔ بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: پچاس روپے کی کٹوتی ڈیمانڈ پہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Mr. Khushdil Khan.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سو روپے سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mian Nisar Gul Sahib.

میاں نثار گل: Withdraw جی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب نے واپس لے لی۔ جی عنایت اللہ صاحب نہیں ہیں۔ سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: چار سو روپے کی کٹوتی کرتا ہوں سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four hundred only. Ms. Naeema Kishwar Sahiba.

Ms. Naeema Kishwar Khan: I have cut motion of rupees one hundred.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Sahibzada Sanaullah Sahib.

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر، ایک لاکھ کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Shagufta Malik Sahiba.

محترمہ شگفتہ ملک: دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Muhtarma Shahida Sahiba.

محترمہ شاہدہ: میں تیس روپے کی کٹوتی پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty only. Mr. Mir Kalam Khan.

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر، دس ہزار روپے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Hafiz Isam-ud-Din Sahib, MPA, to please move.

حافظ عصام الدین: پچاس ہزار روپے کی کٹوتی پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty thousand only. Sobia Shahid Sahiba.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only.

جناب سپیکر: جی بہادر خان صاحب، پہلے کس کا نمبر ہے۔

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب، دا ډیره یوه اهمه محکمه ده او مونږ ته زیات پرابلم د دې روژې او۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بہادر خان صاحب، آپ کی کٹ موشن ہے۔

جناب بہادر خان: انفارمیشن تیکنالوجی ده؟

جناب سپیکر: انفارمیشن ٹیکنالوجی، انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ، واپس؟

جناب بہادر خان: مولانا صاحب میاشت زمونږه هغه منی نه، دا فواد چودهری صاحب یو څه وائی مولانا صاحب بل څه وائی، او غټه خبره دا ده چې زمونږ دلته سیلابونه راځی، هغه انفارمیشن غلط ورکوی ځکه چې که په صحیح طریقه اوشی نو په دیکښې د زراعت بچ کیدل یا نور داسې هر سړے خپل تحفظ نه شی کولے، نو دا ډیره یو اهمه خرچه کیږی او پته ئې نه لګی چې څه کیږی؟ نو دا یو ډیره اهمه محکمه ده، پکار ده چې په دې باندې په صحیح طریقه باندې تاسو سوچ اوکړئ او لږ اصلاح پکښې اوکړئ۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: سر، Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ میاں نثار گل صاحب تو Withdraw کر گئے۔ جناب سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Ms. Naeema Kishwar Khan.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو آپ کی صحت کو، آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں، اس وباء کے جلد خاتمے کے لئے دعا گو ہیں۔ سپیکر صاحب، ایک اہم محکمہ ہے اور Annual budget پہ تفصیلی بات بھی ہوئی ہے اور ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ اگر ریگولر بجٹ میں اس کے لئے وہ ہو جاتا تو بہتر ہے، تو کیا جب وہ ضمنی بجٹ میں اس کے لئے فنڈز مانگے جاتے ہیں تو کیا یہ جو وباء آئی ہے تو اس کی وجہ سے ہے کیونکہ اس وباء کی وجہ سے انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اور بھی اہمیت بڑھ گئی ہے اور ہم نے اس میں بھی یہ کوسچن Raise کیا تھا کہ اس وباء کی وجہ سے ٹیکنالوجی کی اور بھی اہمیت بڑھ گئی ہے کیونکہ جب یہ وباء ختم ہو گی تو زیادہ چیزیں اور بھی اس ٹیکنالوجی پہ Convert ہو جائیں گی، جس طرح ایجوکیشن، جس طرح کرنسی، جس طرح اور بھی چیزیں، جو بھی دنیا کی چیزیں ہیں، اس ٹیکنالوجی پہ Convert ہو رہی ہیں تو ہمارا گورنمنٹ سے پوچھنا یہ ہے کہ ان کا کیا پلان ہے، آنے والے وقتوں کے لئے کیا پلان ہے ان کا ٹیکنالوجی پہ Convert ہونے کے لئے، اور میرا اس پہ یہی ہے کہ کیا ان کا پلان ہے آنے والے وقتوں کے لئے، کیونکہ جو اس قسم کے حالات ہیں تو ہمیں زیادہ سے زیادہ ٹیکنالوجی پہ جانا ہے، ابھی تو 3G اور 4G پہ ہم جا رہے ہیں لیکن 5G ہمارے دروازے پہ دستک دے رہی ہے تو اس کے لئے ہمارا پلان کیا ہے، ہم نے کیا اس کے لئے سوچا ہے؟ تو یہ میری وہ ہے لیکن ایک اہم چیز پہ میں توجہ دلانا چاہ رہی ہوں، آپ نے کہا کہ سٹیٹ بینک نے پرائیویٹ سکولز کے لئے دیئے ہیں لیکن ہمارا ایک فاؤنڈیشن ہے کیونکہ بہت بڑا مسئلہ ہے پرائیویٹ سکولز کا کیونکہ تیس سے پچیس ہزار جو ہمارے ٹیچرز ہیں، وہ اس سے وابسطہ ہیں اور اس میں Sixty percent جو ٹیچرز ہیں وہ خواتین ہیں اور ان کو اس وقت بڑی مشکلات کا سامنا ہے، تو ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا بھی ایک فنڈ ہوتا ہے، اگر اس سے ان کی مدد کی جائے یا جو ابھی احساس پروگرام ہے، اس سے ان کی مدد کی جائے تو میرے خیال میں بہت زیادہ ان کو فائدہ ہوگا۔ دوسری چیز یہ ہے کہ پرائیویٹ سکولز کے ساتھ SOPs کے ساتھ اس کو کھولنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ان کے ساتھ ایک شرط رکھی گئی کہ اگر طلباء کے ساتھ یا ملازمین کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آیا تو اس کی ذمہ داری پرائیویٹ سکولز پہ ہو گی، تو پھر تو میں یہ حق بجانب ہوں گی کہ اگر اس گورنمنٹ میں بھی کورونا میں کوئی حادثہ ہو گیا یا کوئی اس میں کوئی جان کسی کی ضائع ہو گئی تو اس کی ذمہ داری گورنمنٹ پہ ہو گی، تو اگر آپ اس قسم کے SOPs پرائیویٹ سکولز پہ ڈالتے ہیں تو یہ بہت زیادتی ہے اور میرے خیال میں جو یہ انٹرنیٹ کی کلاسز ہیں، بہت افسوس کی بات ہے، بالکل فضول ہے، ہمارے بچے بہت اچھے تعلیمی اداروں

میں پڑھتے ہیں لیکن کوئی فائدہ اس کا نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں روز کہ نیٹ پہ کلاسز ہوتی ہیں، ہمارے بچے سو رہے ہوتے ہیں، کلاس میں حاضری لگاتے ہیں، سو جاتے ہیں، جب کلاس ختم ہونے کا ٹائم ہوتا ہے پھر جاگ کر پھر اس میں Lift کرکے پھر حاضری لگاتے ہیں، کوئی اس کا فائدہ نہیں ہے، آپ کو بیٹھ کر ان کے ساتھ SOPs کے ساتھ Seriously ان کے ساتھ اس مسئلے کو دیکھنا چاہیئے، ان کے یوٹیلٹی بلز کے ساتھ، ان کی بلڈنگز کے کرائے ہیں، ان کے ساتھ اس مسئلے کو دیکھنا چاہیئے کیونکہ پرائیویٹ سکولز اور خاص کر ان کے ٹیچرز کے مسائل کے حل کے لئے دیکھنا چاہیئے۔ دوسرا ایک اہم ایشو مدارس کا بھی، آپ نے مدارس کی اصلاحات کے نام پہ ان کو فنڈ دیا ہے جو بہت مضحکہ خیز ہے، مدارس جو ہیں وہ معاشرے کی اصلاح کرتے ہیں، مدارس کی اصلاح ہم نہیں کرسکتے، یہ بہت زیادہ زیادتی کی ہے (تالیاں) آپ لوگوں نے، آپ کو اگر مدارس کو فنڈ دینا ہے تو آپ مدارس کے یوٹیلٹی بلز دیں، ان کی دوسری اصلاحات کریں، یہ نہ کریں کہ آپ نے کہا کہ مدارس کی اصلاحات کے لئے ہم فنڈز دے رہے ہیں، مدارس کی اصلاحات نہیں ہوتیں، مدارس ہمارے معاشرے کی اصلاح کرتے ہیں، انسانیت کی اصلاح کرتے ہیں، انسان بناتا ہے، تو میرے خیال میں اس پہ بھی آپ کو سوچنا چاہیئے کہ مدارس ہم کیسا کھولیں؟ کیونکہ اس موقع پہ جو مدارس نے جو اسلامی طبقے نے آپ کا ساتھ دیا ہے تو میرے خیال میں وہ ان کی بہت بڑی خدمت ہے، تو ان چیزوں پہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوشش کریں کہ جس Head کی بات ہو رہی ہے، اسی تک اپنی گفتگو کو Restrict کریں، اس میں ٹائم نہیں بچے گا باقی ممبرز کے لئے۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ Repetition کی ضرورت نہیں ہے، میں تو سیکنڈ کروں گا نعیمہ کشور صاحبہ کو۔ جناب سپیکر صاحب، میری ایک تجویز ہے چونکہ منسٹر صاحب نہیں ہیں اس وقت لیکن یہ ایک میری تجویز ہے اسی بارے میں کہ جو ہمارے آج کل بچے پڑھ رہے ہیں، سکولوں سے تو چھٹی ہے، نیٹ ورک ہے نہیں، ہمارے ملاکنڈ ڈویژن میں بہت سخت مشکل ہے، میری صرف ایک تجویز ہے کہ منسٹر صاحب جتنے بھی ہمارے نیٹ ورکس ہیں، ان کے سربراہان کو بلاکر ہمارے ممبرز کو اس میں شامل کریں اور اپنے اپنے حلقوں کی وہ نشاندہی ہم کریں کہ یہ یہ مشکل ہے۔ اگر یہ Meeting arrange کریں تو لوگوں کو بھی فائدہ ہوگا، حکومت کو بھی فائدہ ہوگا، بس میں تو یہی تجویز پیش کرتا ہوں اور واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب، میں واپس لے لیتی ہوں لیکن ایک میری جو ریکویسٹ ہے کہ بجٹ میں اگر آپ کے جو منسٹرز ہوتے ہیں، یہاں پہ لاء منسٹر مجھے جواب دیں گے کہ جی میں ہوں یہاں پر، ہم قانون اور رولز کے مطابق لیکن منسٹر جو ہیں، ان کی سنجیدگی اور ان کی Interest جو ہے وہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بجٹ کے اجلاس میں بھی اگر نہ ہوں تو اسے ہم کیا وہ کہہ سکتے ہیں؟ (تالیاں) تو Kindly اس پہ سپیکر صاحب، آپ وہ کریں باقی جو آئی ٹی ہے، ظاہری بات ہے سب کی باتیں ہو چکیں لیکن جو گورنمنٹ سکولز ہیں وہاں پہ جو آئی ٹی ٹیچرز ہوتے ہیں، اس کے حوالے سے بڑے ایشوز آرہے ہیں، تو اگر ہم خود اپنے جو ہمارے سرکاری سکولز ہیں، وہاں پہ ہم اصلاحات ریفارمز نہیں کر سکتے، ان کے اساتذہ کے ایشوز حل نہیں کر سکتے تو پھر آگے ہم کیا اس پہ بات کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ شاہدہ صاحبہ ایم پی اے۔

محترمہ شاہدہ:: جناب سپیکر صاحب، آئی ٹی نے ان سات سالوں میں اب تک صوبے میں ٹیکنالوجی کے لئے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ میر کلام خان صاحب۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ آج کے دور میں قبائلی علاقے میں جناب سپیکر، نیٹ ورک نہیں ہے، موبائل نیٹ ورک یا پی ٹی سی ایل نہیں ہے، یہاں پر پورے کا پورا باجوڑ سے لیکر جنوبی وزیرستان تک سٹوڈنٹس احتجاج کر رہے ہیں، اس لئے کہ Online classes ہیں اور وہاں پر 3G اور 4G تو دور کی بات ہے صرف موبائل نیٹ ورک نہیں ہے وہاں پر، تو جناب سپیکر، اگر ہمیں بتایا جائے کہ یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟ وہاں پر بھی انسان رہتے ہیں، اس ملک کے باشندے ہیں، آپ نے Merged بھی کیا ہے اور میرا گھر بھی ایسی جگہ پر ہے سپیکر صاحب، کہ میں بیس پچیس کلومیٹر دور جاکر ایک ٹیلیفون کال کرنے کے لئے کہ میں زندہ ہوں، تو ایک بات تو یہ ہے جناب سپیکر، دوسری بات یہ ہے کہ احساس پروگرام جو شروع کیا گیا ہے، وہ بھی میسج کے Through ہوتا ہے، تو جناب سپیکر، میں اپنے حلقے کی بات کرتا ہوں کہ اس میں تحصیل دتہ خیل، تحصیل غلام خان، تحصیل دوسلی، تحصیل گھڑیان اور رزمک کے کچھ علاقے، وہاں پر نیٹ ورک نہیں ہے موبائل کا، تو اس کے

لئے کونسا پروگرام بنایا گیا ہے کہ ان لوگوں کو یہ پیسے پہنچ جائیں؟ چونکہ وہ تو موبائل میسج پر Send کر کے دیتے تھے، تو جناب سپیکر، اگر معزز وزیر صاحب اس کا جواب دے دیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ حافظ عصام الدین صاحب۔

<u>حافظ عصام الدین:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، ہمیں خوشی ہے کہ آپ صحت یاب ہو گئے اور اس بجٹ سیشن میں آپ نے اپنی کرسی سنبھال لی، اللہ اور بھی جو کورونا کے مریض ہیں، سب کو شفاء نصیب فرما دے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے کٹ موشن ہے تو میں منسٹر صاحب کے ذہن میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اگر ہمیں تھوڑی سی وضاحت کر دی جائے کہ موجودہ دو سالوں میں فاٹا کے انضمام کے بعد عمومی طور پر فاٹا میں پھر خصوصاً وزیرستان میں آئی ٹی کے حوالے سے کتنا پراسیس کیا ہے، آپ کی کتنی پیشرفت ہوئی ہے اور پھر خصوصاً موجودہ جو حکومت تھی، اس کے تو فاٹا کے ساتھ انتہائی وفاداری کے دعوے تھے تو آپ لوگوں نے خصوصی طور پر فاٹا کے حوالے سے آئی ٹی میں کتنا اپنا ٹارگٹ طے کیا ہے اور پھر اگر میں مزید بات عرض کر دوں کہ جنگ سے پہلے، آپریشن سے پہلے اگر کچھ وہاں پی ٹی سی ایل کا نظام تھا وہ بھی آپریشن کے بعد بالکل زیرو تک آ گیا، وہ بالکل ختم ہو گیا۔ ابھی کورونا کے وقت عارضی طور پر جو Online classes شروع کیں، ان میں تقریباً اس موجودہ حالات میں پورے فاٹا کے سٹوڈنٹس احتجاج پہ ہیں، وہاں مقامی طور پر میں نے اپنے ڈی سی سے بات کی کہ اگر یہیں پر ڈسٹرکٹ کی سطح پر اگر کوئی ایسی نیٹ کی سہولت اگر کوئی صورت بنا دی جائے تو اچھا رہے گا۔ ایک اور بات بھی ہے کہ کورونا کے لئے ہر ڈسٹرکٹ میں تین کروڑ کا فنڈ آیا اور پھر میرے ڈسٹرکٹ میں تو شاید ہی کوئی کیس سامنے آیا ہو، تو وہ تین چار کروڑ کا فنڈ کدھر لگا؟ اس فنڈ پر بھی بڑا بہترین فاٹا کے ڈسٹرکٹ میں سٹوڈنٹس کے لئے کلاس رومز کا انتظام ہو سکتا تھا لیکن افسوس کی بات ہے کہ وہ نہیں کیا اور ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ آئندہ سال کیا ٹارگٹ ہے، فاٹا میں کس حد تک آئی ٹی کے حوالے سے پیشرفت ہو گی؟ تو شکر گزار رہیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، میں انفارمیشن ٹیکنالوجی جب یہ بات کرتے ہیں تو غلط بات آگے پہنچاتے ہیں، ابھی تھوڑی دیر پہلے جو میں نے بات کی، وہ پچیس روپے ڈیزل کے بارے میں کی جو ایک رات میں (قیمت) زیادہ ہو گئی تھی جس کی، مثال کے طور پر میں نے کہہ دیا ہے کہ ناوزیراعظم جو ہے ناں، وزیراعظم کا، خود اس نے کہا ہے کہ میرا دو لاکھ پہ دو بندوں کا گزارہ نہیں ہوتا،

پھر میں نے ان ایم پی ایز کا کہا ہے کہ ان کا بھی لاکھ ڈیڑھ لاکھ میں گزارہ مہینے کا نہیں ہوتا، سرکاری افسروں کا بھی کہا ہے کہ ان کا بھی گزارہ اپنی حق حلال کی تنخواہوں میں نہیں ہو رہا کیونکہ جو ایک رات میں پچیس روپے کا بم آپ لوگوں نے گرا دیا عوام پہ، تو یہ سترہ ہزار یا پندرہ ہزار کے مزدور کس طرح مہینے کا گزارہ اس پہ کریں گے؟ میں نے اپنی طرف سے یہ مثال دی کہ ہمارا ایک لاکھ پہ نہیں ہوگا تو سترہ ہزار یا کسی کی بیس ہزار سیلری یا پچاس ہزار سیلری ہے، تو اس کا کس طرح گزارہ ہوگا؟ جناب سپیکر صاحب، اس انفارمیشن ٹیکنالوجی نے یہاں سے یہ بات غلط اٹھا کر کہ ایم پی ایز نے تنخواہوں کی بات کی اور یہ بات میڈیا پہ چلا رہے ہیں اور مجھے بار بار Calls آ رہی ہیں جس کا مجھے بہت افسوس ہے کہ آپ سب ایوان موجود ہے اور ریکارڈ بھی ہوگا کہ میں نے بات اس طرح کی ہے کہ پچیس روپے کا جو ایک رات میں جو بم گرا ہے جس سے ہماری یوٹیلٹی پہ، ہمارے گھروں کے اخراجات پر بہت زیادہ اس پچیس روپے سے اثر آئے گا لیکن یہ بات آگے بہت غلط بیان کی ہے میڈیا والوں نے، اگر یہ ٹی وی پر چلا رہے ہیں یا ایک دوسرے سے شیئر کر رہے ہیں تو یہ ٹھیک نہیں کر رہے ہیں کیونکہ میں عوام کی بات کر رہی ہوں جس میں سے یہ لوگ بھی آ رہے ہیں اور سب لوگ آ رہے ہیں، تو اس بات کو آگے غلط نہ کریں، اگر یہ میں اس۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ادھر تو میڈیا نہیں ہے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: یہ جہاں سے بھی ہے، اگر کسی ایم پی اے نے اس بات کو باہر میڈیا کو دے دیا ہے یا جس نے بھی دیا ہے تو یہ ایک بہت غلط بات ہے سر، کہ اس بات کو، آپ سب لوگ گواہ ہیں کہ میں یہی کہہ رہی ہوں بار بار کہ ایم پی ایز کا گزارہ نہیں ہو رہا ہے، سرکاری ملازم کا نہیں ہو رہا ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، ثوبیہ بی بی۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: آپ لوگ نہ تنخواہ بڑھا رہے ہیں، نہ پنشن بڑھا رہے ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you very much. Ji, Minister for Law, to respond, please.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، یہ انفارمیشن ٹیکنالوجی بہت زیادہ ایک اہم ڈیپارٹمنٹ ہے، آج کل جو حالات بھی ہیں، اس تناظر میں بھی اور ویسے بھی Modernity کی طرف بڑھنا ہے، پوری دنیا نے اور یہ تو سر، سپلیمنٹری ڈیمانڈ ہے تین کروڑ روپے کا، تو انہوں نے تین کروڑ روپے پہ اتنی بحث کر لی ہے، میرے خیال میں کہ یہ بحث ہی کافی ہے تین کروڑ روپے منظور کروانے کے لئے، اتنی کوئی زیادہ اماؤنٹ بھی نہیں ہے لیکن سر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں سب کا، تمام آنریبل ممبرز کا، پہلے تو

سر، حاجی بہادر صاحب ہمارے بزرگ بھی ہیں اور انہوں نے بات کی اور مجھے خوشی بھی محسوس ہوئی کہ ہمارے بزرگ ممبر ہیں، ان کی بھی آئی ٹی میں دلچسپی ہے اور میرے خیال میں لیپ ٹاپ اور یہ Tablet اور یہ چیزیں انہوں نے میرے خیال میں استعمال کرنا شروع کی ہیں، تو ان کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کہ آئی ٹی میں اس عمر میں بھی وہ آئی ٹی سے Related اتنا Updated ہیں، پورا لیپ ٹاپ اور یہ ساری چیزیں وہ Updates ہیں، میرے خیال میں یہی کافی ہے حاجی صاحب کے لئے کہ ہم مبارکباد دیں ان کو کہ وہ اپنے آپ کو Uptodate رکھ رہے ہیں۔ (تالیاں) سر، دوسری خوشدل خان صاحب نے Withdraw کر دی، شکریہ۔ میاں نثار گل صاحب نے Withdraw کر دی ہے شکریہ۔ بابک صاحب نے Withdraw کر دی ہے، شکریہ ان کا۔ نعیمہ کشور صاحبہ نے دو تین باتیں کہی ہیں، ایک تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے کیا کام آئی ٹی میں کیا ہے اور پھر آگے کے لئے کیا پلان ہے ہمارا؟ میں سر، آپ کے توسط سے ان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ جو ہم کام کر لیں سر، وہ ہمیں بڑا کم نظر آتا ہے اور دنیا میں ہم تھوڑا سا بھی کوئی کام ہو تو ہم اس کی مثالیں دینا شروع کر دیتے ہیں سر، Last parliamentary tenure میں جب میں یہاں پر اپوزیشن بنچز پہ ایم پی اے تھا تو میں ایک Parliamentary delegation تھا سارک ممالک کا، میں امریکہ میں گیا تھا اس Delegation میں اور سر، آپ یقین کریں کہ وہاں پر جو State Legislatures ہیں مختلف سٹیٹس کے چار پانچ State Legislature میں گئے اور وہاں پر میں نے دیکھا اور I felt proud, Sir کہ ہمارا جو یہاں پر یہ جو سسٹم لگا ہوا تھا آئی ٹی کا، ہماری اسمبلی میں ہر ایک ممبر کے پاس اپنا Desktop ہے، پورا ریکارڈ، پورا بزنس سکرین کے اوپر آپ کے پاس آتا ہے، تو سر، آپ یقین کریں، میں پانچ چھ Legislatures میں میں گیا ہوں State legislature ان کے اور State legislature تو آپ چھوڑیں سر، جو ان کا کانگریس ہے جو House of representatives ہے یا جو ان کا سینیٹ ہے، اس میں بھی یہ سسٹم ہر ممبر کے پاس ایک ممبر کے Finger-tip پر موجود نہیں ہے جو ہماری اسمبلی میں ہم نے پچھلے دور میں اس کو Install کروایا ہے، میرے خیال میں اس کی تعریف ہونی چاہیئے اور اس کو ہم نے کہنا چاہیئے۔ (تالیاں) دوسرا سر، بہت کام ہو رہا ہے، مجھے ڈپٹی سپیکر صاحب بتا رہے ہیں کہ Live streaming بھی ابھی اس وقت ہو رہی ہے۔ میرے خیال میں ہم ہم آہنگ ہیں جو جدید تقاضے ہیں IT related۔ فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، وہ ایک Push کر رہے ہیں صوبائی کابینہ کے اندر بھی اور حکومت کے اندر بھی کہ ہم Paperless government کی

طرف بڑھیں اور جو ہمارا پرانا ایک سسٹم ہے جو ابھی تک چلا آ رہا ہے کہ وہ ایک فائل آتی ہے اور اس کو ہمیں، میں وہ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہتا، ہم نے اس سے باندھی ہوئی ہوتی ہے وہ فائل، اور وہ پھر فائل کھول کر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر کیا ہے اور ایک دفتر سے دوسرے دفتر اور دوسرے سے تیسرے اور اس میں ہفتے لگ جاتے ہیں، مہینے لگ جاتے ہیں، تو اس کے اوپر بھی کام ہو رہا ہے اور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ اور منسٹر فنانس بڑا اس میں Lead لے رہے ہیں اور ان شاء اللہ امید یہی ہے کہ By the end of our tenure ہم Paperless governance کی طرف آگے بڑھ سکیں گے، بلکہ Paperless budget بھی، پہلے آپ دیکھیں ناں جی، آپ Experienced parliamentarians ہیں جناب سپیکر، یہاں پر بیٹھے ہیں پہلے Last tenure تک جب ہم ادھر آتے تھے تو بجٹ کے دن ہمیں اتنی دو تین قسم کی وہ Mountain of files اور یا Books مل جاتی تھیں اور میں نام نہیں لینا چاہتا، ہمارے ایک ممبر تھے، وہ ہر دفعہ جب یہاں سے جاتے تھے تو وہ سارے دو تین لوگوں کو ساتھ لے آ کر وہ ساری فائلز اس کے ڈبل کیبن میں پیچھے رکھ دیتے، تو میں کہتا کہ یہ آپ کیا کریں گے اس کے ساتھ؟ تو کہتے ہیں، نہیں وہ سب لے جا رہے ہیں تو میں بھی لے جا رہا ہوں، تو میں نے کہا اس کو آپ نے کیا کرنا ہے، رات کو دیکھ کر اس کو پڑھنا ہے؟ تو پہلے یہ تھا اس دفعہ آپ سب نے نوٹ کیا ہو گا وہ ساری جتنی بھی ہمارے پاس Books ہوتی تھیں، اس کی جگہ یہ ہمیں ملا ہے جی۔ یہ دیکھیں، یہ میرے خیال میں It is a big change (تالیاں) اس کو بہادر خان صاحب اپنے کمپیوٹر میں لگائیں اور جتنے (قہقہہ) اور جو بھی دیکھنا چاہتے ہیں، جو بھی وہ دیکھنا چاہتے ہیں اس کے اندر وہ دیکھ سکتے ہیں، آرام سے گھر میں اپنے بیڈ روم میں بیٹھ کر سارا اپنے آئی پیڈ کے اوپر بہادر خان صاحب سارا دیکھ سکتے ہیں یا تمام ممبرز وہ دیکھ سکتے ہیں۔ تو ان شاء اللہ Paperless governance کی طرف ہم بڑھ رہے ہیں اور ہم نے ایک اور بڑا Rapid step لیا ہے، جب یہ Corona crisis ہمارے اوپر آیا تو گورنمنٹ میں ہم جتنے بھی میٹنگز ابھی کر رہے ہیں بلکہ اس دن تیمور خان کہہ رہے تھے کہ یہ کچھ چیزیں Crisis کے اندر آپ ٹھیک کر لیتے اور پھر Future میں وہ اسی طرح ہوتی ہیں، پہلے ہم اگر فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ کوئی میٹنگ ہوتی تھی تو ہفتے میں دو تین مرتبہ یہاں سے اسلام آباد جانا اور اسلام آباد سے پھر واپس آنا اور اس میں کتنا ٹائم چار پانچ گھنٹے صرف Traveling میں آتے جاتے ہوئے اور یہ سارا پٹرول اور جو خرچے ہوتے ہیں، پھر وہ ٹی اے / ڈی اے اور یہ چیزیں، اس Crisis میں ہم نے Realize کیا کہ ہم یہاں پر سول سیکرٹریٹ میں کسی

کانفرنس روم میں بیٹھ کر اسلام آباد کے ساتھ لائیو، ویڈیو لنک وہی میٹنگ کر لیتے ہیں، نہ کوئی Travel کی ضرورت ہوتی ہے نہ کوئی خرچے کی ضرورت ہوتی ہے، وہی کام ہم یہاں پہ کر رہے ہیں۔ تو آنریبل ممبرز کے جواب میں میں کہہ رہا ہوں کہ اس طرح نہیں ہے، We have taken very rapid action، اب جی انہوں نے ٹیچرز کی بات کی ہے تو اس سے Related نہیں تھا لیکن میں ان کو یہ بتادیتا ہوں کہ اس کے اوپر ایک کمیٹی وزیر اعلیٰ صاحب نے بنالی، اکبر خان اور میں اس کمیٹی میں ہم ہیں اور Monday کو ہم نے اس ایشو کے اوپر پرائیویٹ سکولز کا جو ایشو ہے اور اس کے ٹیچرز جو Affect ہو رہے ہیں، اسی معاملے کے اوپر Monday کو ہم نے گیارہ بجے میرے خیال میں میٹنگ رکھ لی ہے، تو یہ آپ کو بتانا تھا، آپ کو Update کرنا تھا۔ Online classes کی آپ نے بات کی کہ Online classes بالکل فضول ہیں اور وہاں پر ہمارے بچے بیٹھ کر وہ سوئے رہتے ہیں اور پھر بعد میں کوئی، سر، میری اپنی بیٹی Online classes چونکہ اس وقت تو سکول وہ جا نہیں سکتی ہے سر، تھوڑی تو ہم نے بھی ذمہ داری اٹھانی ہے، پوری دنیا میں یہ وباء آئی ہوئی ہے، اگر میرے اپنے بچے ہیں تو ان کو ٹائم پہ Online classes میں شامل کروانا اور وہاں پر بیٹھنا اور سونا نہیں، مطلب اس میں پورا Participate کرنا، تو میں آنریبل ممبر صاحبہ سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ گھر میں ہم نے بھی کوئی ذمہ داری ہمارے بچے کمپیوٹر کے سامنے سوئے ہوئے ہیں اور ہم کہیں کہ وہ Online classes لیں، تو تھوڑی سی ہم نے بھی Responsibility اٹھانی ہے اور دعا بھی یہ کرنی ہے، یہ کوشش بھی کرنی ہے کہ آگے جاکر ان شاء اللہ سکولز کھلیں لیکن یہ پوری دنیا کے لئے ایک چیلنج ہے۔ مدارس کے بارے میں بات ہوئی سر، بالکل میں Accept کرتا ہوں، ہم بھی اسی معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں، ہمارے باپ دادا نے بھی بڑی قربانیاں دی ہیں، ابھی ہم ہر ایک اپنے باپ دادا کی ہسٹری بتانا شروع کریں تو وہ پھر الگ وہ ہو جاتا ہے لیکن علماء کرام کے ساتھ اگر انہوں نے جدوجہد کی ہے، ہم نے بھی اس میں حصہ لیا ہے جو ان کی تاریخ اگر اٹھا کر دیکھ لیں لیکن مدارس کا خیال ہم نے بہر حال رکھنا ہے، ہم نے مدارس کو، پہلے یہ سکولز نہیں ہوتے تھے، یہی مدارس اور انہی مدارس سے بڑے اچھے اچھے لوگ پڑھ کر وہ آتے تھے اور مجھے یاد ہے، ہمارے گاؤں میں ہمارے ایک بہت اچھے عالم تھے، انہوں نے پنجاب کے ایک بہت مشہور مدرسے سے وہاں پہ ان کو پوری تعلیم حاصل ہوئی تھی اور ان کے کلاس فیلو، چونکہ میرے والد صاحب بتاتے تھے کہ مولانا فضل الرحمان صاحب آتے تھے، وہ ان کے کلاس فیلو تھے اور وہاں پر انہوں نے اکٹھے تعلیم حاصل کی تھی، میرے خیال

میں بہاولپور میں یا پنجاب میں کسی جگہ پر، تو سر، کہنے کا مقصد، میں Windup کر رہا ہوں، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مدارس کو ہم Ignore نہیں کر سکتے کہ ہم آنکھیں بند کر کے کہیں کہ نہیں مدارس ہمارے معاشرے کا حصہ نہیں ہیں، وہ ہمارے معاشرے کا ایک حصہ ہیں اور اگر کوئی بہتری ہم سب ملکر علماء کرام کے ساتھ لا سکتے ہیں تو میرے خیال میں کوئی اس میں بری بات نہیں، اگر ہم عام سکول کے لئے کوئی اچھا کام کرنا چاہتے ہیں تو مدارس کے لئے بھی اچھے کام ہونے چاہیئں۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نے Withdraw کر دی ہے۔ انٹرنیٹ کے نیٹ ورک کے بارے میں انہوں نے کہا کہ سر، اس پہ اگر آپ Lead لے لیں، میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی بات کر لوں گا کہ وہ نیٹ ورک کی جو کمپنی ہے ان کو بلا کر یہ پرابلم ممبرز صاحبان کے سامنے رکھ دیں۔ شگفتہ ملک صاحبہ نے Withdraw کر دی ہے، شکریہ، انہوں نے کہا ہے کہ Sir, we are collectively responsible، تو Seriousness، وہی انہوں نے میرا جواب پہلے سے بتا دیا ہے، بالکل ہونا چاہیئے، یہ میں کہتا ہوں یہ بالکل ہونا چاہیئے، بجٹ کا سیشن بڑا Important ہوتا ہے لیکن ان شاء اللہ جو بھی ہو گا وہ ہم جواب دیں گے۔ آئی ٹی ٹیچرز اور Labs سر، ایک اور اچھی بات جو Last tenure میں اس گورنمنٹ کی ہوئی تھی، میرے حلقے میں تو ہوئی تھی ورنہ میں اپوزیشن میں تھا اس وقت، میں نے دو تین ایسے سکولز سر، جو بڑے Backward areas میں ہیں، ادھر IT Labs بن گئی ہیں اور Top of the line زبردست Facility کے ساتھ IT Labs ان سکولز میں بن گئی ہیں، تو میں سر، اس کی گواہی خود دیتا ہوں کہ تین چار سکولز میرے Finger-tips پر ہیں، میرے حلقے کے اندر کہ پہلے ادھر وہ IT Lab نہیں تھی اور خوشی ہوئی کہ لڑکیوں کے سکولوں میں زیادہ وہ IT Labs وہاں پر بنی ہیں۔ تو ان شاء اللہ یہ آگے بھی جا کر ہم اس میں بہتری لائیں گے۔ میڈم شاہدہ صاحبہ نے Withdraw کر دی ہے، ان کا شکریہ۔ میر کلام صاحب نے بھی موبائل نیٹ ورک کی بات کی ہے تو اس کے لئے ایک تو موبائل نیٹ ورک کا مسئلہ حل کرنا یہ ٹرائبل ڈسٹرکٹس میں اور احساس پروگرام کے بارے میں انہوں نے جو کہا ہے تو اس کے اوپر بھی ایک میکینزم حکومت بنا رہی ہے، مجھے اکبر ایوب صاحب نے بھی بتایا کہ ایک ہائی لیول میٹنگ میں وہ بیٹھے تھے اور اس میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ احساس پروگرام کے لئے کوئی الگ میکینزم بنائیں کیونکہ ادھر یہ مسائل آرہے ہیں، تو ان شاء اللہ آپ کو Update کر دیں گے اس کے اوپر۔ حافظ عصام الدین صاحب نے بھی بات کی ہے ان چیزوں کے اوپر جو Connection کے ایشوز ہیں، وزیرستان میں خاصکر، انہوں نے کہا ہے، انہوں نے بتا دیا ہے کہ ان شاء

اللہ بات کریں گے فیڈرل گورنمنٹ سے بھی،ان کمپنیوں سے بھی کہ یہ Ensure کر سکیں۔ کورونا فنڈ کے بارے میں انہوں نے کہا ہے تو وہ اس سے Related نہیں ہے لیکن یہ Rest assure کہ کورونا کا فنڈ بالکل ٹھیک Transparent طریقے سے Equipments خریدی جارہی ہیں، Isolation centers بن رہے ہیں، Quarantine centers بن رہے ہیں، سارے کام ہورہے ہیں۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ نے سیلری کی بات کی ہے کہ سیلریز زیادہ ہونی چاہئیں، توان شاء اللہ اس سال کے Mid میں اگر حالات بہتر ہوئے تو ضرور ہم ریکویسٹ کریں گے، فنانس منسٹر صاحب سے بھی کہ یہ سیلریز کے اوپر پھر سوچیں لیکن فی الحال جو پیکیج پیش ہوئی ہے تو یہ اگر Maintain ہوئی ہے ایک لیول پہ، یہ بھی اس دفعہ بہت بڑی بات ہے۔ تو سر، میں انہی گزارشات کے ساتھ ان تمام ممبران صاحبان سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اپنی کٹ موشنز Withdraw کرلیں اور جس طرح ایک اچھا ماحول اس اسمبلی میں جارہا ہے اور سر، اس ریکویسٹ سے بھی آگے ایک اور ریکویسٹ سر، میں کرنا چاہوں گا، آپ ان سے بے شک ابھی پوچھیں گے کہ وہ Withdraw کرتے ہیں۔ میری ریکویسٹ یہی ہے لیکن سر، ایک اور ریکویسٹ ہے کہ سینیئر لیڈرز بیٹھے ہوئے ہیں، اپوزیشن کے مولانا صاحب بیٹھے ہیں، خوشدل خان صاحب بیٹھے ہیں، پیچھے ہمارے منور خان صاحب اور یہ سارے سینیئرز، ابھی میں میاں نثار گل صاحب، بہادر خان صاحب میری طرف بری بری نظر سے دیکھنے سے کہ میرا نام انہوں نے سینیئر میں نہیں لیا، بہادر خان حاجی بھی بیٹھے ہیں، سب ہمارے سینیئرز بیٹھے ہیں، نلوٹھا صاحب سب میں سر، ان سے یہ ریکویسٹ کررہا ہوں کہ بہت ڈیبیٹ ہم نے پہلے Main budget کے اندر بھی یہ سارے ایشوز ہم نے Cover کرلئے ہیں، جوابات بھی آگئے ہیں، اس کے بعد ہم نے سپلیمنٹری ڈیبیٹ کے اندر بھی کل سارے ایشوز کو دوبارہ اور Repeatedly ہم نے Cover کرلئے، میرے خیال میں اور اچھی کوالٹی کی ڈیبیٹ میرے خیال میں ہوئی ہے اور Appreciate بھی ہم کرتے ہیں کہ اپوزیشن نے اچھے پوائنٹس اٹھائے ہیں۔ اب سر، ہر ایک کٹ موشن کے اوپر بھی دو دن بڑی ڈیبیٹ ہوئی ہے سر، میری تو ریکویسٹ یہی ہوگی ان سے آپ کی توسط سے کہ یہ والی کٹ موشنز تو Withdraw کریں لیکن آگے جتنے بھی یہ Demands for Grants ہیں سپلیمنٹری، ان میں یہ اپنی کٹ موشنز Withdraw کرلیں کیونکہ کورونا کا مسئلہ بھی ہے، ان لوگوں کو حلقوں میں بھی جانا ہے، ہم نے بھی جانا ہے، اور بھی بہت ہم نے Important کام کرنے

ہیں، یہ سب سے Important کام ہے لیکن میرے خیال میں ڈیبیٹ ساری Cover ہو گئی جی، اس کے بعد Repetition ہی ہو گی، تو ریکویسٹ ہے کہ وہ Withdraw کر لیں جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ بہادر خان صاحب، آپ Withdraw کرتے ہیں کٹ موشن؟

جناب بہادر خان: جناب سپیکر صاحب، زہ ئې Withdraw کوم۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، میں Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: .Withdraw, thank you۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب Already withdraw کر گئے۔ میر کلام خان صاحب، Withdraw کرتے ہیں آپ کٹ موشن؟

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر، منسٹر صاحب ہمارے دوست ہیں، میں اس کی ریکویسٹ کو بھی مانتا ہوں اور ساروں کے سارے لیکن جناب سپیکر، میں نے جو کوئسچنز پوچھے تھے نیٹ ورک کے حوالے سے یا Online classes کے حوالے سے، اس کے بارے میں تو اس نے ایسا جواب نہیں دیا کہ میں مطمئن ہو جاؤں اور ایک بات کہ اس نے کہا کہ ہائی لیول کی کمیٹی بنائی ہے، ہائی لیول کی کمیٹی چیف منسٹر سے یا یہاں پہ بیٹھے ہوئے یہ وزراء سے ہائی لیول کی کمیٹی دوسری کونسی ہو سکتی ہے؟ جناب سپیکر، اگر ہمیں صرف یہ سمجھائیں میں واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہائی لیول کمیٹی انہی پہ مشتمل بنی ہو گی، وہ سارے اس معاملے کو دیکھ رہی ہے اور یہ جو کمپنیز ہیں Cellular، ان سے بات چیت بھی ان شاء اللہ یہ ضرور کریں گے تاکہ ہمارے فاٹا کے ایریاز میں یہ سروس Extend ہو سکے، ان کا یہ کہنے کا مقصد ہے، یہی مقصد تھا آپ کا، Withdrawn?

جناب میر کلام خان: ہاں، میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ حافظ عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: میں Withdraw کرتا ہوں لیکن آپ کو یہ بات بھی عرض کروں کہ فاٹا میں آئی ٹی بالکل زیرو ہے اور فیل ہے اور آئندہ کے لئے بھی ہمیں امید اور توقع نہیں ہے کہ اس میں کچھ پیشرفت ہو گی جو ابھی ہمیں موجودہ حالات سے جو نظر آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: میں اس میں آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ سے یہ کہوں گا کہ فاٹا چونکہ ابھی ہمارے ساتھ Merge ہوا ہے، یہ ڈسٹرکٹس، ان میں آئی ٹی کو ترجیحی بنیادوں پر اس پہ غور کرے، ہم ایکس فاٹا کہہ رہے ہیں کہ اچھی

بات کی آپ نے، تو وہ چونکہ Merge ہو چکا ہے اس لئے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ اس پہ خصوصی توجہ دے تاکہ آئندہ سال جب ہم یہاں بات کر رہے ہوں بجٹ کے اوپر تو یہ سارے ہمارے ایکس فاٹا کے جو دوست ہیں یہ Appreciate کر رہے ہوں گے۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ، ?Withdrawn

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب سے میں نے ریکویسٹ کی تھی سرکاری ملازمین کی اور ساتھ میں پندرہ سترہ ہزار غریب مزدور کی سیلری ہے اس کی بڑھانے کی، یہ باقی تو میں نے ساری مثالیں دی تھیں اور قصہ، اگر اس کی سترہ ہزار ہے تو اس کی وہ جلد از جلد پچیس ہزار کر دیں، اس کی اگر یہ ہمیں ایک یقین دہانی کرائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ثوبیہ بی بی، جواب انہوں نے دے دیا تھا کہ ابھی Financial constraint ہے اور ان کی یہ Wish ہے کہ کہیں آگے چار پانچ مہینوں کے بعد اللہ کرے حالات بہتر ہو جائیں تو یہ-----

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب، ساتھ میں اگر یہ مزدوروں کا بھی کہیں کہ-----

<u>جناب سپیکر</u>: چونکہ اس چیز کو بھی ہم سارے محسوس کر رہے ہیں کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں ضرور بڑھنی چاہئیں لیکن اب گورنمنٹ کی جو ایک Fiscal position ہے وہ بھی دیکھنی ہے اور اب یہ ہو سکتا ہے یا اے ڈی پی ہم اڑا دیں، وہ اس طرف شفٹ کر دیں، وہ تو Possible ہی نہیں ہے، چونکہ جیسے انہوں نے مثال دی تھی کہ Ninety eight percent لوگوں کا بھی آپ نے خیال رکھنا ہے، اس لئے یہ ایک ایسا ایشو ہے جو سب کے ذہنوں کا ہے اور مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ اس پہ کام کر رہی ہے، جیسے حالات بہتر ہوئے ترجیحی بنیادوں پر یہ تنخواہوں کا مسئلہ ان شاء اللہ حل ہو گا۔ ?Withdrawn

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر، میں Withdraw کرتی ہوں لیکن ملازمین کے ساتھ مزدور کی بھی، جو ڈیلی ویجز ہیں، ان کی بھی کم از کم سے پچیس ہزار کریں، اگر کوئی پرائیویٹ بھی ان کو تنخواہ دے تو وہ پندرہ ہزار سے بڑھ کر پچیس ہزار ہو تاکہ ان کا گزارہ ہو سکے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھی تجویز ہے آپ کی۔

Since, all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 3, therefore, the question before the House is that Demand No. 3 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

لاء منسٹر صاحب نے جو ریکویسٹ کی ہے کہ چونکہ اس بجٹ کے اوپر بڑی Comprehensive اور Outstanding debate ہو چکی ہے اور آج بھی بہت سے لوگ بات کر چکے ہیں، اب ٹائم کا Constraint بھی ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک Power exercise کر کے ہم باقی بجٹ کو پاس کر لیں، بلڈوز نہیں کر رہے ہیں جی۔

سردار اورنگزیب: لاء منسٹر صاحب نے جن پارٹیوں کو ریکویسٹ کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، مائیک کھولیں نلوٹھا صاحب کا، جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: لاء منسٹر صاحب نے مسلم لیگ نون کے لوگوں کو بالکل ریکویسٹ نہیں کی ہے، جن پارٹیوں کو اس نے ریکویسٹ کی ہے، بے شک وہ لاء منسٹر کی بات مانیں، ہم نہیں مانیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کو تو انہوں نے کہا Senior politician.

سردار اورنگزیب: نام بالکل نہیں لیا ہے سر۔

جناب سپیکر: ابھی انہوں نے کہا ہے Senior politicians.

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، اس میں میرا نام بالکل نہیں لیا ہے، اس لئے میں نہیں مانتا۔

جناب سپیکر: یہ ریکارڈ پہ ہے۔

سردار اورنگزیب: جن جن کو ریکویسٹ کی ہے وہ جانیں اور ان کا کام جانیں، ہم اپنی کٹ موشنز پیش کریں گے۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، آپ ریکارڈنگ نکالیں، انہوں نے تو آپ کو Senior politician کہا ہے۔

سردار اورنگزیب: نہیں لیا ہے انہوں نے۔

وزیر قانون: نلوٹھا صاحب میری باتوں پر توجہ نہیں دیتے۔

سردار اورنگزیب: سر، یہ، سپیکر صاحب، لاء منسٹر صاحب مجھے اچھی طرح سے جانتا ہے، میرا نام اس کو بھول جاتا ہے، میرا تعلق پاکستان مسلم لیگ نون سے ہے اور اس نے ہمیں کوئی ریکویسٹ نہیں کی ہے، خوشدل خان اور مولانا صاحب جانیں اور ان کے کام جانیں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: اب بھی کر دیں، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، پلیز میں نے جب نام لئے ہیں تو اس میں Specifically نلوٹھا صاحب کا نام لیا ہے لیکن وہ میرے بڑے بھائی ہیں، میں سلطان محمد خان، صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور اور انسانی حقوق عزت مآب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ میری بات مان لیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تو میں آپ کی اجازت ہے تو پھر میں Speedily چلتا ہوں اور آپ کا کٹ موشن میں نام لوں گا اور Withdraw کرتے جائیں۔ جی چلیں، شارٹ کرتے ہیں، میں Demand put کرتا ہوں۔ Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 4.

وزیر قانون: سر، اگر لطف الرحمان صاحب۔

جناب سپیکر: جی، مولانا صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب لطف الرحمان: سپیکر صاحب، شکریہ۔ میں اگر بات کرتا بھی، نلوٹھا صاحب ہماری اپوزیشن کا حصہ ہیں، نلوٹھا صاحب کا بھی، جب ریکویسٹ کر رہے تھے تو ان کا بھی نام لیا گیا تھا، میں نے خود سنا ہے اس کو، لیکن ویسے میں ایک بات کر رہا ہوں، ہمارے سارے ممبران آنریبل ممبرز ہیں تمام اپوزیشن کے اور حکومت کی طرف سے پہلے بھی ایک ریکویسٹ آئی اور ابھی بھی ریکویسٹ آئی ہے، ویسے حکومت والے بھی جس طاقت میں یہاں سامنے بیٹھے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ زبردستی بھی ہماری ریکویسٹ کو قبول کرنا ہے تو جناب سپیکر، میں تمام اپوزیشن سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ حکومت کی اس ریکویسٹ کو Accept کرکے یہ تمام جتنی بھی گرانٹس ہیں ان کو Withdraw کر لیں۔ (تالیاں) تو مجھے یقین ہے کہ سارے اپوزیشن والے بھی ریکویسٹ قبول کر لیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you very much.

جناب لطف الرحمان: لیکن ایک بات میں آج میرے ادھر اپوزیشن چیمبر میں تاجران آئے تھے مجھ سے ملنے تو میں آپ کے توسط سے حکومت سے ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ صدر میں جو مارکیٹیں بند کی گئی ہیں اور یہاں کا جو لوکل ڈی سی ہے، اس سے وہ بڑے ناراض تھے کہ اس کا جو Attitude ہے وہ بہت زیادہ یعنی جیسے وہ کہتے ہیں کہ ہماری انہوں نے تذلیل کی ہے اور جو کہیں پر اگر کوئی اکا دکا Shops میں اگر SOPs پر عمل نہیں ہوا جس کی وجہ سے پوری مارکیٹ کو بند کر دیا گیا ہے تو ان کی ریکویسٹ ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم SOPs پر بھی عمل کرتے ہیں اور ہماری مارکیٹ کو بھی کھولا جائے اور ڈی سی کو سمجھایا جائے کہ وہ

لوگوں کے ساتھ اور تاجران کے ساتھ ان کا رویہ ٹھیک نہیں ہے، تو وہ رویہ ٹھیک ہونا چاہیئے، تو میری بھی یہ ریکویسٹ ہے کہ اس پر ضرور عمل ہونا چاہیئے۔ میں اسی پر اجازت چاہوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب، آپ ڈی سی صاحب سے بات کریں یا فنانس منسٹر تا کہ یہ ایشو Resolve ہو جائے۔

Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 4.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 17 کروڑ 16 لاکھ 59 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران مال گزاری اور املاک کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 17 crore, 16 lac, 59 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Revenue & Estates? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 5.

<u>وزیر قانون</u>: صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04 کروڑ 29 لاکھ 97 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 04 crore, 29 lac, 97 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Excise & Taxation? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 5 is granted. The Law Minister, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 6.

وزیر قانون: صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 180 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے سال کے دوران داخلہ کے سلسلے میں براشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 180/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Home? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 6 is granted. The Law Minister, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 7, Taj Muhammad Khan Sahib, Advisor.

جناب تاج محمد (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے جیل خانہ جات): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 25 کروڑ 40 لاکھ 21 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیل خانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 25 crore, 40 lac, 21 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Prisons? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 7 is granted. Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move Demand No. 8.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو ارب 34 کروڑ 31 لاکھ 22 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 02 billion, 34 crore, 31 lac, 22 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Police? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 8 is granted. Minister for Law, to please move his Demand No. 9.

وزیر قانون: صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 33 کروڑ 93 لاکھ 96 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 33 crore, 93 lac, 96 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Administration of Justice? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 9 is granted. Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 10. Khaliq Sahib.

جناب خلیق الرحمان (مشیر وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/500 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم و کتب خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 500/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Higher Education, Archives & Libraries? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 10 is granted. Demand No. 11: Minister for Health, to please move his Demand No. 11.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/830 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 830/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Health? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 11 is granted. Demand No. 12: Minister for Public Health, to please move his Demand.

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے پبلک ہیلتھ): شکریہ جناب سپیکر۔ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو ارب 26 کروڑ 51 لاکھ 96 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبنوشی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 02 billion, 26 crore, 51 lac, 96 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Water Supply? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 12 is granted. Demand No. 13.- لوکل گورنمنٹ کون پیش کرے گا؟ سلطان خان کرے گا؟ اکبر ایوب صاحب۔ Honourable Minister for Education, on behalf of Minister Local Bodies, Law Minister, to move, please.

وزیر قانون: سر، قسمت نہیں ہے، اکبر ایوب صاحب پیش کرنا چاہ رہے تھے لیکن۔۔۔۔

(قہقہے)

وزیر قانون: صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 85 کروڑ 95 لاکھ 66 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 85 crore, 95 lac, 66 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Local Government? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 13 is granted. Minister for Agriculture, to please move his Demand No. 14.

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت): شکریہ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 63 کروڑ 12 لاکھ 05 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 63 crore, 12 lac, 05 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Agriculture? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 14 is granted. Honourable Minister for Agriculture, to please move his Demand No. 15.

وزیر زراعت: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک کروڑ 45 لاکھ 78 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.01 crore, 45 lac, 78 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of

Animal Husbandry? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 15 is granted. Honourable Minister for Agriculture, to please move his Demand No. 16.

وزیرزراعت: میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 24لاکھ 61ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 24 lac, 61 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Co-operation? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 16 is granted. Honourable Minister for Environment, to please move his Demand No. 17 Minister for Education on behalf of-----

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر، صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ -/830روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات اور جنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 830/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Environment & Forests? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 17 is granted. Honourable Minister for Education, on behalf of Minister for Environment, to please move his Demand No. 18.

وزیرابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ جناب سپیکر۔ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 07 کروڑ 81 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 07 crore, 81 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Wildlife? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 18 is granted. Honourable Minister for Agriculture, Livestock and Co-operation, to please move his Demand No. 19.

وزیرزراعت: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ -/80 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 80/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Fishries? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 19 is granted. Minister for Education on behalf of Minister for Irrigation, to please move his Demand No. 20.

وزیرابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ جناب سپیکر۔ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 37 کروڑ 82 لاکھ 67 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 37 crore, 82 lac, 67 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of

Irrigation? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 20 is granted. Demand No. 21, Minister for Law

کون؟ کریم خان صاحب، جی کریم خان صاحب، ڈیمانڈ نمبر 21۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت): تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ On behalf of Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/40 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت و حرفت اور تجارت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 40/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Industries? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 21 is granted.

منرل ڈیپارٹمنٹ آپ کریں گے لاء منسٹر صاحب، جی لاء منسٹر صاحب، ڈیمانڈ نمبر 22۔

وزیر قانون: صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/140 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی و انسپکٹوریٹ آف مائنز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 140/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Mineral Development & Inspectorate of Mines? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 22 is granted. Demand No. 23: Karim Khan, to move, please.

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ On behalf of Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 04 کروڑ 50 لاکھ 56 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 04 crore, 50 lac, 56 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Printing Press? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 23 is granted.

پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ کون پیش کرے گا؟ جی اکبر ایوب صاحب، ڈیمانڈ نمبر 24۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ جناب سپیکر۔ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/190 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 190/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Population Welfare? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 24 is granted. Technical Education & Industries, Karim Khan Sahib, to please move Demand No. 25.

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ On behalf of Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/140 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم اور افرادی قوت و تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 140/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Technical Education, Manpower & Trainings? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 25 is granted. Labour Department: Who will----? Akbar Ayub Sahib, Demand No. 26.

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ جناب سپیکر، صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/70 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران لیبر کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 70/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Labour? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 26 is granted. Demand No. 27, Information Department: Ji, Law Minister, to move his Demand No. 27.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات وتعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 30/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Information & Public Relations? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 27 is granted. Social Welfare: Akbar Ayub Sahib, to please move Demand No. 28.

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/110 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود و خصوصی تعلیم و ویمن ایمپاورمنٹ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 110/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Social Welfare, Special Education & Women Empowerment? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 28 is granted. Demand No. 29, Zakat & Ushr.

کون کرے گا جی؟ Honourable Minister for Law.

وزیر قانون: صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/20 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکوۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 20/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Zakat & Ushr? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No 29 is granted. Demand No. 30. The Minister for Finance, to please move his Demand No. 30.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03 ارب 29 کروڑ 53 لاکھ 14 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 03 billion, 29 crore, 53 lac, 14 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Pension? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 30 is granted. Demand No. 31. Auqaf.

کون پیش کرے گا؟ جی ظہور خان، ڈیمانڈ نمبر 31 ۔

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اوقاف، حج ومذہبی امور): صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/20 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، حج، مذہبی واقلیتی امور کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 20/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Auqaf, Hajj and Religious Affairs? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 31 is granted. Tourism, Sports: Law Minister, to please move his Demand No. 32.

وزیر قانون: صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 98 کروڑ 50 لاکھ 32 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل، ثقافت، سیاحت و عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 98 crore, 50 lac, 32 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Sports, Culture, Tourism & Museums? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 32 is granted. Akbar Ayub Sahib, Demand No. 33.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 ارب 49 کروڑ 84 لاکھ 98 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعوں کی تنخواہوں کے حصے کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 10 billion, 49 crore, 84 lac, 98 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of District Salaries? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 33 is granted. Demand No. 34, Energy and Power: Law Minister, to move, please.

وزیر قانون: صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/400 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران توانائی و برقیات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 400/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Energy & Power? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 34 is granted. Transport Department: Ji Minister for Transport, to move Demand No. 35. Shah Muhammad Wazir Sahib.

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 46 کروڑ 35 لاکھ 37 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 46 crore, 35 lac, 37 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Transport & Mass Transit? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 35 is granted. Demand No. 36: Akbar Ayub Sahib, Minister for Education, to move the Demand.

وزیر ابتدائی ثانوی تعلیم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/220 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 220/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Elementary & Secondary Education? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 36 is granted. Demand No. 37, Relief and Rehabilitation: Law Minister, to move Demand No. 37.

وزیر قانون: صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/80 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد بحالی وآباد کاری کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 80/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Relief, Rehabilitation & Settlement? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 37 is granted. Demand No. 40, Newly Merged Areas: Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 40.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ -/10 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نئے ضم شدہ اضلاع کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 10/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Expenditure of New Merged Areas? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 40 is granted. Demand No. 41, Food Department: Honourable Minister for Food, to please move Demand No. 41, Qalandar Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): شکریہ جناب سپیکر۔ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ -/140 روپے سے متجاور نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران State Trading in Food Grains & Sugar کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 140/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of State Trading in Food Grains & Sugar? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No 41 is granted. Demand No. 42, P&D Department: Minister for Finance, to please move Demand No. 42.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ -/10 روپے سے متجاور نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 10/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Developments? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 42 is granted Demand No. 43: Minister for Elementary and Secondary Education, to please move his Demand No. 43.

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: جی شکریہ، جناب سپیکر۔ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ -/10 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم و تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 10/- only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Education & Training? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it Demand No. 43 is granted. Honourable Minister for Education, on behalf of Irrigation Minister, to please move Demand No. 44.

<u>وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 88 کروڑ 48 لاکھ 58 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 01 billion, 88 crore, 48 lac, 58 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Constructions of Irrigation? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 44 is granted. Demand No. 45, C&W Department: Akbar Ayub Sahib, to please move Demand No. 45.

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ جناب سپیکر۔ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 06 بلین 73 کروڑ 40 لاکھ 70 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020 کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 06 billion, 73 crore, 40 lac, 70 thousand only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Construction of Roads, Highways & Bridges? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 45 is granted. Demand No. 46: Ji, Akbar Ayub Sahib, to move please.

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ جناب سپیکر۔ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 17 بلین 60 کروڑ 26 لاکھ 71 ہزار 91 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خصوصی پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 17 billion, 60 crore, 26 lac, 71 thousand, 91 Rupees only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Special Programme? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 46 is granted Demand No. 47: Akbar Ayub Sahib, to move please.

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ جناب سپیکر۔ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 33 کروڑ 19 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2020ء کو ختم ہونے

والے سال کے دوران خصوصی پروگرام برائے نئے ضم شدہ اضلاع کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 33 crore, 19 lac only, may be granted to the Provincial Government, to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2020, in respect of Special Programme of Newly Merged Areas? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 47 is granted.

یہ کل کا ایجنڈا جو ہے وہ ہم آج لے رہے ہیں تاکہ ہم اس کو Windup کر لیں۔

ضمنی اخراجات کا توثیق شدہ جدول برائے مالی سال 2019-20 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, to please lay on the Table of the House, the Authenticated Schedule of Authorized Expenditure of Supplementary Budget for the year 2019-20, under Article 123 of the Constitution. Honourable Minister for Finance.

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker, I lay on the Table of the House, the Authenticated Schedule of Authorized Expenditures for the year 2019-20.

Mr. Speaker: It stands laid. So, thank you very much, all of you,

آپ نے بجٹ اینڈ سپلیمنٹری بجٹ پہ بہت زبردست سپیچز بھی کیں اور اتفاق سے ساری چیزیں حل ہو گئیں، مبارکباد دیتا ہوں میں آپ سب کو۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm; the sitting is adjourned till indefinite period.

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)